فہرست مضامین

نمبر ۱۱۷ | ۱۶ ذی الحجہ ۱۳۵۲ھ | یوم یکشنبہ | مطابق یکم اپریل ۱۹۳۴ء | جلد ۲۱

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے ۲۸- مارچ مسلمانان کشمیر کے مفاد سے متعلق ایک کمیٹی میں شرکت کے لئے لاہور تشریف لے گئے - اور ۲۹- کو واپس تشریف لائے ؎

۳۰ مارچ بعد نماز جمعہ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہال میں مجلس شوریٰ کا اجلاس منعقد ہوا جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے بعد دعا افتتاحی تقریر فرمائی - اور ایجنڈا میں درج شدہ امور کے متعلق تین سب کمیٹیاں مقرر کیں - سب کمیٹیوں کی کارروائی کیلئے ۴ بجے مجلس شوریٰ حضور نے برخاست فرمائی (مفصل آئندہ)

۳۰- مارچ جناب ڈاکٹر فتح دین صاحب کی لڑکی رجس کا نکاح جناب میر قاسم علی صاحب کے بیٹے میاں مشتاق محمد صاحب سے ہوا تھا) کی تقریب رخصتانہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے شرکت فرمائی - اور بعض دیگر اصحاب مدعو تھے ؎

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب سفر لاہور اور دہلی سے واپس تشریف لے آئے ؎

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انت منی بمنزلۃ توحیدی و تفریدی کے معنے

(فرمودہ ۲۰ اپریل ۱۹۰۳ء)

فرمایا" اللہ تعالےٰ کا ہمارے ساتھ بھی عجیب معاملہ ہے - ہمارا یہ الہام کہ انت منی بمنزلۃ توحیدی و تفریدی ایک نئی طرز کا الہام ہے - ہم نے اب سے پہلے کسی الہامی عبارت میں اس قسم کے الفاظ نہیں دیکھے - اس کے معنے جو ہمارے خیال میں آتے ہیں - یہ ہیں - کہ ایسا شخص بمنزلہ توحید ہی ہوتا ہے جو ایسے وقت میں مامور ہو کہ جب دُنیا میں توحید الٰہی کی نہایت ہتک کی گئی ہو - اور اسے نہایت ہی حقارت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہو - ایسے وقت میں آنے والا توحید مجسم ہوتا ہے - ہر شخص اپنا ایک مقصد اور غائت مقرر کرتا ہے - مگر اس شخص کا مقصود و مطلوب اللہ تعالےٰ کی توحید ہی ہوتی ہے - وہ اللہ تعالےٰ کی توحید کو اپنے طبعی جذبات اور مقاصد سے بھی مقدم کر لیتا ہے - اپنی ساری ضرورتوں کو پیچھے ڈال دیتا ہے - اسی طرح پر ہر ایک شخص کا اپنے مقاصد کا ایک بُت ہوتا ہے - اور وہ اس تک پہونچنا چاہتا ہے - مگر یہ اللہ تعالےٰ ہی کے اختیار میں ہوتا ہے - کہ اس تک پہونچا دے - یا اس کی عمر کا پہلے ہی خاتمہ کر دے - وہ اپنے مال یا عزت و آبرو یا بال بچوں یا دُوسری حوائج کے لئے تڑپتا ہے - اور بے خود ہوتا ہے - اور بسا اوقات لوگ انہی مشکلات میں پڑ کر خودکشی بھی کر لیتے ہیں - مگر وہ شخص جو خدا کی طرف سے مامور ہو کر آتا ہے - اس کا یہی جوش خدا تعالےٰ کی توحید کے لئے ہو جاتا ہے - اور اپنی نفسانی خواہشوں کی بجائے خدا تعالےٰ کی توحید کے لئے مضطرب اور بے خود ہوتا ہے - میں سمجھتا ہوں - کہ ایسے وقت میں یہ الفاظ خدا تعالےٰ کی طرف سے آتے ہیں - کہ انت منی بمنزلۃ توحیدی و تفریدی - کیونکہ اللہ تعالےٰ کو اپنی توحید بہت ہی پیاری ہے ؎

یہ توحید تھی جس کیواسطے اللہ تعالےٰ نے کبھی وبا، کبھی قحط اور کبھی اپنے پیارے انبیاء علیہم السلام کے ہاتھ کی تلوار سے اس کے قیام کے واسطے ہزاروں مشرک جانوں کو تباہ کر دیا - مکہ و مدینہ منورہ کے حالات بھی صرف اسی کی خاطر پیچیدہ ہوئے تھے - موسےٰ علیہ السلام کا معاملہ بھی اسی توحید کے لئے تھا " (الحکم ۱۰- اپریل ۱۹۰۳ء)

لائل پور شہر میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تشریف آوری

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰے نے ازراہِ شفقت جماعت احمدیہ لائل پور کی درخواست پر ۷ر اپریل ۱۹۳۴ء تشریف لاکر مسجد احمدیہ کا افتتاح کرنا منظور فرمالیا ہے۔ لائل پور کے مضافات کے احمدی احباب کو یہ خوشخبری سناتے ہوئے یہ اطلاع بھی دی جاتی ہے۔ کہ ۷-۸- اپریل کو لائل پور میں عظیم الشان جلسہ ہوگا۔ احباب نہ صرف خود تشریف لائیں۔ بلکہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو بھی ضرور ساتھ لائیں۔ احمدیہ کور کے والنٹیرز سے استدعا ہے۔ کہ جلسہ میں باوردی شریک ہوں۔ تشریف لانے والے احباب اپنا بستر ساتھ لائیں۔ کھانے اور رہائش کا انتظام جماعت کی طرف سے ہوگا۔ خاکسار شیخ محمد محسن پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ لائل پور۔

سلطنت برطانیہ اور اسلام

لنڈن میں عید اضحٰی کی تقریب

مندرجہ بالا عنوانات کے ماتحت سول اینڈ ملٹری گزٹ ۳۰- مارچ میں حسب ذیل خبر درج ہوئی ہے:-

لنڈن ۲۸ مارچ مسجد لنڈن میں عید اضحٰے کی تقریب Sir John Wardlaw Milne نے تقریر کرتے ہوئے اس رائے کا اظہار کیا۔ کہ ہندوستان میں مسلمان جو مفید کام کر سکتے ہیں اس کا اندازہ کرنا ناممکن ہے۔ لیکن بعض پہلوؤں میں ان کی رفتار سست ہے۔ یہ ضروری ہے۔ کہ وہ ان عظیم الشان مواقع کے لئے اپنے آپ کو تیار کریں۔ جو پیدا ہونے والے ہیں موجودہ کانسٹی ٹیوشنل تحقیقات کے نتیجہ کے طور پر اگر ہندوستان کی سیاسی شورش کا رُخ برطانی پارلیمنٹ سے زیادہ سے زیادہ اختیارات حاصل کرنے کی بجائے وہاں ایک بہتر نظام حکومت قائم کرنے اور مختلف پارٹیوں میں اتحاد پیدا کرنے کی طرف ہو جائے۔ تو یہ بہت بہتر ہوگا۔ ہندوستان اب کن نہیں رہ سکتا۔ اور اسے اپنی لائنوں پر ترقی کرنی پڑے گی۔ جو اسے باقی دُنیا سے زیادہ سے زیادہ قریب کر دیں۔

۱۱ بجے صبح امام صاحب مسجد لنڈن نے خطبہ عید پڑھا۔ اور پچھلے پہر لارڈ ونٹرٹن ایم۔ پی نے اس نہایت شاندار اجتماع کی صدارت کی۔ جس میں پندرہ غیر ملکی سفراء اور قونصل وغیرہ۔ اٹھارہ ممبران پارلیمنٹ۔ آٹھ نائٹ۔ چھ ممبران روٹری کلب اور چھ اہم سوسائیٹیوں کے سکرٹریوں کے علاوہ بہت سے یہودی اور ہندو شامل ہوئے مہمانوں کو لنچ اور چائے کی دعوت دی گئی:۔

کوائف امرتسر

۲۴ مارچ ۱۹۳۴ء صاحبزادہ حضرت میرزا شریف احمد صاحب جناب چودھری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے ناظر اعلٰے۔ جناب شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی ایڈیٹر اخبار الحکم۔ صاحبزادہ سید محمد طیب صاحب ابن حضرت سید عبداللطیف صاحب شہید بارادہ سفر دہلی۔ امرتسر تشریف لائے۔ چونکہ دہلی جانے والی گاڑی میں تین گھنٹہ کا وقفہ تھا۔ اس فرصت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے جناب ڈاکٹر سراج الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ امرتسر نے ان اصحاب کو دعوتِ چائے دی۔ حضرت عرفانی بوجہ معذوری اسٹیشن پر ہی رہے۔ باقی اصحاب شہر میں ڈاکٹر صاحب کے مکان پر تشریف لائے اور احبابِ جماعت کو شرفِ ملاقات بخشا:۔

نمازِ عید

عید کی نماز گول باغ میں پڑھی گئی مستورات کے لئے پردہ کا انتظام تھا عید فنڈ جمع کیا گیا۔ سید بہاول شاہ صاحب نے نمازِ عید پڑھائی:۔

قبولِ احمدیت

خطبۂ عید کے بعد ایک معزز شخص نے احمدی ہونے کا اعلان کیا۔ یہ صاحب سوداگر پشمینہ ہیں عبدالغنی ان کا نام ہے:۔

تبلیغ بذریعہ اشاعت

عید کے دن انجمن ترقی اسلام امرتسر نے عید کارڈ کی طرز پر نہایت بہترین کاغذ پر دیدہ زیب لکھائی چھپائی کے ساتھ دو عید مبارک کے تبلیغی تحفے شائع کر کے غیر احمدی پبلک میں تقسیم کئے۔ بہت سے دوستوں نے بذریعہ ڈاک زیرِ تبلیغ اور دیگر معززین کو بھیجے:۔ (نامہ نگار)

مصیبت زدگانِ زلزلہ اور جماعت احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰے کا ارشاد ہے۔ کہ زلزلۂ بہار کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جو انذاری پیش گوئی پوری ہوئی ہے۔ اس کے متعلق تمام جماعت احمدیہ کو خاص طور پر خدا تعالیٰ کا شکر کرنا چاہیئے جس کا بہترین طریق یہ ہے۔ کہ مصیبت زدہ مسکینوں اور محتاجوں کی حسب مقدور امداد کی جائے۔ تاکہ مصیبت کے ہلکا ہونے پر وہ خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کر سکیں۔ جس طرح آرام و آسائش اور مال و دولت کی کثرت اکثر انسانوں کو خدا تعالیٰ سے غافل کر دیتی ہے۔ اور ان چیزوں کا زوال فطری سعادت رکھنے والوں کی آنکھیں کھول دیتا ہے۔ اسی طرح انتہا درجہ کی مصیبت بھی مصیبت زدہ لوگوں کے ہوش و حواس پراگندہ کر کے انہیں عاقبت بینی سے لاپروا کر دیتی ہے۔ اور اس مصیبت میں افاقہ ہونے پر سعادت مند خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرتے ہیں:۔

ان حالات میں نہایت ضروری ہے۔ کہ جماعت احمدیہ زلزلہ زدہ لوگوں کی جس قدر امداد کر سکے۔ کرے اور کوئی احمدی اس کارِ ثواب میں شریک ہونے سے محروم نہ رہے۔

احباب تحریک قرضہ میں شریک ہوکر ثواب حاصل کریں

تحریک قرضہ میں حصہ لینے والے اصحاب نہ صرف ثواب کے مستحق ہونگے۔ بلکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خاص دعاؤں سے بھی مستفیض ہونگے۔ جن اصحاب نے اس تحریک میں ابھی تک حصہ نہیں لیا۔ وہ جلد توجہ فرمائیں۔ اگر کسی بھائی کو فوری ضرورت پیش آجائیگی۔ تو اُن کے روپیہ کی واپسی کا فوری انتظام بھی کر دیا جائے گا۔ وہ اصحاب جنہوں نے پہلے تھوڑی رقم اس تحریک میں دی تھی۔ انہیں ضرورتِ سلسلہ کا احساس کرتے ہوئے جہاں تک ممکن ہو۔ اس میں اضافہ کرنا چاہیے ایک مخلص دوست جنہوں نے پہلے صرف ایک سو روپیہ دیا تھا۔ اب انہوں نے ایک ہزار کر دیا ہے۔ چونکہ ضرورت ابھی باقی ہے۔ اسلئے احباب کو چاہیئے۔ کہ جلد اس تحریک کو پورا کر دیں:۔

(ناظر امور عامہ۔ قادیان)

طلباء ہائی سکول کے متعلق

ضروری اعلان

تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان موسم بہار و سالانہ امتحان ۱۹۳۴ء کی تعطیلات کے بعد انشاء اللہ العزیز ۴ر اپریل ۱۹۳۴ء کو کھل جائیگا اور پڑھائی شروع ہو جائے گی۔ جو احباب اپنے کسی عزیز یا رشتہ دار کو داخل کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں۔ انہیں چاہیئے۔ کہ اپریل ۱۹۳۴ء کے پہلے ہفتہ میں ہی داخل کرا دیں۔ تاکہ پڑھائی کا حرج نہ ہو:۔

پرائمری پاس شدہ طلباء کو جماعت پنجم میں حسب قواعد محکمہ تعلیم صرف ماہ اپریل میں ہی داخل کیا جا سکتا ہے۔ اس کے بعد نہیں۔

فیس وغیرہ دیگر اخراجات و کوائف کے لئے مقامی احمدیہ انجمنوں یا براہ راست دفتر ہذا سے پراسپکٹس طلب کئے جا سکتے ہیں۔ خاکسار محمد الدین۔ ہیڈ ماسٹر

احمدیہ فیلوشپ آف یوتھ لاہور کا اعلان

احمدیہ فیلوشپ آف یوتھ کے ممبروں کی خدمت میں اس اعلان کے ذریعہ گزارش کی جاتی ہے۔ کہ ایسے تمام احباب جنہوں نے چندہ گزشتہ مہینوں سے ادا نہ کیا ہو مہربانی فرما کر بقائے صاف کر دیں۔ ورنہ آئندہ ماہ سے ٹکٹ روانہ نہیں کئے جائیں گے۔ خاکسار محمد ابراہیم ناصر سکرٹری احمدیہ فیلوشپ آف یوتھ احمدیہ ہوسٹل۔ لاہور:۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
نمبر ۱۱۷ | قادیان دار الامان مورخہ ۱۶ ذوالحجہ ۱۳۵۲ھ | جلد ۲۱

ریاست کشمیر میں انگریز وزیر اعظم کا تقرر کس طرح ہوا

ایک غلط بیانی کی تردید اور مسلمانانِ کشمیر کو مشورہ

مسلمانانِ ریاست پر تشدد

اس وقت جبکہ مسلمانانِ کشمیر کو پہلے سے بھی زیادہ تشدد اور جبر کا نشانہ بنایا گیا۔ ان کے لیڈروں کو بغیر مقدمات چلائے اور ان کا قصور ثابت کئے جلا وطن کر دیا گیا۔ عوام کو نہایت بیدردی سے بید زنی کی گئی۔ اور بکثرت کی گئی۔ مفلوک الحال اور نادار لوگوں پر بھاری جرمانے کئے گئے۔ اور ان کی وصولی کے لئے ان کی جائدادیں اور مال و اسباب ضبط کر لیا گیا۔ اور یہ سب کچھ ایک انگریز وزیر اعظم کے دورانِ اقتدار میں ہوا۔ تو ایک طرف تو مسلمانانِ کشمیر میں یہ احساس پیدا ہونے لگا۔ کہ انگریز وزیر اعظم کا دورِ حکومت ان کے لئے پہلے سے بھی زیادہ مصائب کا موجب ہوا ہے۔ اور دوسری طرف ہندوؤں نے یہ لکھنا شروع کر دیا۔ کہ

"ریاست عملی طور پر انگریزوں کے حوالہ ہو چکی ہے۔ اور مہاراجہ انگریزی سرکار کے ہاتھ میں محض ایک کٹھ پتلی ہیں۔ ریاست میں اس وقت کالون کا راجیہ ہے۔ ہری سنگھ کا نہیں"

ایک غلط بیانی

ان حالات میں ان لوگوں نے جو اس آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے خلاف ذاتی اغراض کے ماتحت شروع سے غلط بیانیاں کرتے چلے آ رہے ہیں جس کی صدارت تمام ہندوستان کے سرکردہ مسلمان لیڈروں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کی تھی۔ از سرِ نو یہ غلط بیانی کرنے کا موقعہ نکال لیا۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے بحیثیت صدر آل انڈیا کشمیر کمیٹی انگریزوں کو ریاست میں داخل کیا۔ اور آپ کے ایماء سے ریاست کا انگریز وزیر اعظم مقرر کیا گیا۔

اس میں شک نہیں۔ کہ سابق وزیر اعظم کے رویہ کے خلاف پہلی آل انڈیا کشمیر کمیٹی نے پُر زور آواز بلند کی۔ اور راجہ سر ہری کشن کول کی وزارتِ اعلیٰ سے علیحدگی اسی وجہ سے ہوئی۔ لیکن یہ قطعاً غلط ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی راہ نمائی میں آل انڈیا کشمیر کمیٹی نے انگریز وزیر اعظم مقرر کرایا۔ اور انگریزوں کے لئے ریاست میں داخل ہونے کا موقعہ بہم پہونچایا۔

"الفضل" کی رائے

قبل اس کے کہ اس بارے میں ہم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا اپنا بیان پیش کریں۔ "الفضل" کے اس مضمون کا اقتباس درج کیا جاتا ہے۔ جو ریاست میں انگریز وزیر اعظم کے تقرر پر لکھا گیا۔ "الفضل" مورخہ ۲۸۔ فروری ۱۹۳۲ء میں یہ رائے ظاہر کی گئی تھی

"اس میں کلام نہیں۔ کہ کول صاحب کے زمانہ حکومت کے شدائد و مصائب سے تنگ آ کر مسلمانانِ ریاست اور ان کے ہمدردوں نے کئی بار ان کی علیحدگی کا مطالبہ کیا۔ اور آخر اس مطالبہ کو واقعات اور حالات سے اس قدر قوت حاصل ہو گئی۔ کہ وہی ریاست جو کول صاحب کی خاطر جبر اور تشدد حتیٰ کہ دھوکہ اور فریب سے ایسی قرار دادوں کا انتظام کرتی رہی۔ جن میں ان کے متعلق اظہار اعتماد کیا جاتا۔ مجبور ہو گئی کہ ان کو وزارت کے عہدہ سے رخصت دے دے۔ لیکن صرف وزارت کا بدل جانا۔ اور کول صاحب کی بجائے ریاست کے پسند کردہ ایک انگریز کا آ جانا مسلمانوں کے مصائب کو دُور کرنے کے لئے کافی نہیں ہو سکتا۔ بلکہ بعض حالات میں زیادہ مشکلات کا باعث بن سکتا ہے"

یہ الفاظ بتلاتے ہیں۔ کہ ریاست میں انگریز وزیر اعظم کی آمد پر نہ صرف پسندیدگی کا اظہار نہیں کیا گیا تھا۔ اور نہ اس تقرر کو مسلمانوں کے مصائب کے دُور ہونے کا باعث قرار دیا گیا تھا۔ بلکہ یہ خطرہ ظاہر کیا گیا تھا۔ کہ یہ تقرر بعض حالات میں زیادہ مشکلات کا موجب بن سکتا ہے اب ظاہر ہے۔ کہ اگر ریاست میں انگریز وزیر اعظم کا تقرر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی کوششوں کا نتیجہ ہوتا۔ تو "الفضل" میں قطعاً اس کے متعلق یہ الفاظ نہ لکھے جاتے۔ جو یہاں درج کئے گئے ہیں۔ بلکہ ان کے خلاف اس تقرر پر خوشی اور مسرت کا اظہار کرتے ہوئے یہ کہا جاتا۔ کہ اب مسلمانانِ کشمیر کے تمام مصائب دُور ہو جائیں گے۔ اور جن مشکلات میں وُہ سابق وزیر اعظم کے زمانہ میں گزرے ہیں۔ وُہ پیش نہ آئیں گی لیکن ایسا نہ کیا گیا۔ بلکہ پہلی مشکلات میں اضافہ ہو جانے کا خطرہ بیان کیا گیا۔ جس کے متعلق افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ بالکل درست ثابت ہوا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا ارشاد

اب اس بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد درج کیا جاتا ہے۔ حضور نے اہلِ جموں و کشمیر کے نام جو پانچواں خط شائع کیا۔ اس میں تحریر فرمایا:۔

"جب کشمیر میں شورش زیادہ ہوئی۔ اور مجھے یہ آوازیں آنی شروع ہوئیں۔ کہ انگریز کشمیر میں گھس جائیں۔ تو اچھا ہے۔ تو میں نے اپنے ہاتھ سے ایک خط شیخ عبد اللہ صاحب ایم۔ ایس۔ سی لیڈر کشمیر کو لکھا۔ اور رجسٹری کر کے بھیجا۔ کہ انگریز افسروں کا آنا مفید نہیں بلکہ مضر ہوگا۔ اس لئے آپ لوگ اس قسم کا مطالبہ ہرگز نہ کریں۔ اور یہی خیال میرا شروع سے ہے کیونکہ گو انگریز افسر بالعموم انصاف اور قواعد کی پابندی میں بہت سے ہندوستانیوں سے بڑھ کر ہوتا ہے۔ لیکن انگریز انگریزی حکومت میں ہی مفید ہوتا ہے۔ ریاستوں میں نہیں۔ اور اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ انگریزوں میں بوجہ ان کے اپنے قومی کیرکٹر کے اعلیٰ ہونے کے یہ نقص ہے۔ کہ وُہ اپنے ماتحتوں کی بات کو زیادہ مانتے ہیں۔ انگریزی علاقہ میں یہ بات چنداں مضر نہیں ہوتی۔ کیونکہ یہاں انگریزی طریق ایک عرصہ سے جاری ہے۔ اور نگرانی اس شدت سے ہوتی ہے۔ کہ دیسی افسروں کو بھی قواعد کی پابندی اور حکمانہ دیانت کی عادت ہو گئی ہے۔ ریاستوں میں یہ بات نہیں ہوتی۔ پس وہاں کے جھوٹ سے جب انگریز کا اعتماد ملتا ہے۔ تو بجائے ملک کو نفع پہونچنے کے نقصان پہونچتا ہے۔ انگریز اسی وقت مفید ہوتے ہیں۔ جب سب نظام انگریزی ہو۔ اس نظام میں ان کی عادات بالکل پیوست ہو جاتی ہیں۔ اور کام اچھا چلنے لگتا ہے۔ پس اس خطرہ کی وجہ سے میرا ہمیشہ یہ خیال ہے۔ کہ انگریزوں کے کشمیر میں چلے جانے پر ہندو افسر زیادہ ظلم کر سکیں گے۔ کیونکہ وُہ ظلم کر کے جھوٹی رپورٹ دیں گے۔ اور انگریز افسر کو اگر دھوکہ لگ گیا۔ اور اس جھوٹ پر اس کے سامنے پردہ پڑ گیا۔ تو حکومت ہند اس انگریز افسر کے مقابلہ میں کسی اور کی بات نہیں سنے گی۔ کیونکہ وُہ سمجھے گی۔ کہ ایک غیر جانبدار آدمی کا بیان زیادہ قابلِ اعتماد ہے۔ اور اس سے ہمارے کام کو نقصان پہونچے گا۔ یہ میرا خطرہ اب صحیح ثابت ہو رہا ہے۔ چنانچہ مسلمانوں کی آواز حکومت ہند میں پہلی سی موثر نہیں رہی۔ اور آئندہ کامیابی کے لئے ہمیں بہت زیادہ عقل اور بہت زیادہ علم اور آہستگی کی ضرورت ہے۔ غرض شیخ عبد اللہ صاحب کے نام میرا خط اس امر کا شاہد ہے۔ کہ انگریزوں کے لانے کی مجھے کوئی خواہش نہ تھی"

ان سطور کا ایک ایک لفظ ظاہر کر رہا ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بذاتِ خود ریاست میں انگریز افسروں کا آنا مسلمانوں کے لئے مفید نہیں۔ بلکہ مضر سمجھتے تھے۔ اور جب اہلِ کشمیر نے ہندو وزیر اعظم کے دورانِ اقتدار میں جبر و تشدد سے تنگ آ کر اس قسم کی خواہش کا اظہار کیا۔ کہ انگریز ریاست میں آجائیں۔ تو اچھا ہے۔ اس پر حضور نے انہیں مشورہ دیا۔ کہ آپ لوگ اس قسم کا مطالبہ ہرگز نہ کریں۔ اور دلائل کے رُو سے ثابت کیا۔ کہ ایسا مطالبہ مسلمانوں کے لئے کسی صورت میں مفید نہ ہوگا۔

اسی سلسلہ میں حضور نے یہ تحریر فرمایا۔ کہ

"جب جموں میں انگریزی فوج داخل ہوئی۔ اور میں نئی صورت حالات کے متعلق مشورہ کرنے کے لئے وزیر آباد گیا۔ تو سب سے پہلے میں نے ان لیڈروں سے جو جموں سے مجھے ملنے آئے تھے یہی کہا۔ کہ میں اب آدھی شکست اپنی سمجھتا ہوں۔ انہوں نے کہا۔ کہ ہم تو خوش ہیں۔ میں نے انہیں جواب دیا۔ کہ مجھ سے زیادہ انگریزی حکومت کا خیر خواہ کوئی نہیں۔ مگر ریاست میں انگریزوں کے داخلہ کو میں اپنی آدھی شکست سمجھتا ہوں۔ لیکن اس کے برخلاف جموں سے متواتر مجھ پر زور ڈالا گیا۔ کہ انگریزی فوج اور انگریزی افسروں کے لئے زور دو۔ غرض حقیقت یہ ہے۔ کہ میں انگریزوں پر نہایت اعتماد رکھنے کے باوجود ریاست میں ان کی کامیابی کے متعلق ہمیشہ خلاف رہا ہوں۔ اور خود اہلِ جموں نے اس کے برخلاف انگریزوں کے بلوانے پر زور دیا۔ اور اگر میں نے اس بارے میں کچھ لکھا ہے۔ تو انہی کے کہنے پر۔ اور یہ بھی اس طرح کہ انہوں نے سَو دفعہ کہا۔ تو میں نے ایک دفعہ لکھا۔ پس اس بارے میں بھی مجھ پر الزام لگانے والوں نے ظلم سے کام لیا ہے"

اس سے بھی ظاہر ہے۔ کہ انگریز وزیرِ اعظم کا ریاست میں آنا ہرگز حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے منشاء کے مطابق نہ تھا۔ بلکہ اس کا موجب مسلمانانِ ریاست کی وُہ اضطراری حالت تھی۔ جو غیر معمولی تشدد اور جبر نے ان میں پیدا کر دی تھی۔ اور جس کی وجہ سے ان کی نظر ان خطرات کو نہ دیکھ سکی۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے انہیں دکھانے کی کوشش کی۔ آخر حالات۔ اور واقعات نے ثابت کر دیا۔ کہ جن خطرات کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے قبل از وقت محسوس کیا تھا۔ وُہ رونما ہو رہے ہیں۔ اور اب دوست و دشمن سب اس کا اعتراف کر رہے ہیں:۔

اب کیا ہونا چاہیئے

غرض جو کچھ ہونا تھا۔ وُہ ہو چکا۔ اگر آل انڈیا کشمیر کمیٹی انہی اصحاب پر مشتمل رہتی۔ جنہوں نے نہایت نازک اور خطرناک وقت میں مسلمانانِ ریاست کی نہایت قیمتی خدمات سرانجام دیں۔ اور جن کی تدبر اور جد و جہد نے ریاست کی فضا بالکل بدل دی تھی۔ تو خدا تعالےٰ کے فضل سے وُہ ان حالات میں بھی بہترین خدمات بجا لاتے۔ اور جبر و تشدد کا سیلاب اس حد تک نہ بڑھ سکتا جس حد تک سابقہ آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے معطل ہو جانے کی صورت میں بڑھا۔ لیکن افسوس کہ اصل آل انڈیا کشمیر کمیٹی معرضِ التواء میں ڈال دی گئی۔ اور حالات نے بہت زیادہ نازک صورت اختیار کر لی۔ اب مسلمانانِ کشمیر اور ان کے حقیقی خیر خواہوں کے لئے یہ مناسب نہیں ہے۔ کہ اندرونی۔ اور بیرونی مخالفین کی غلط بیانیوں کے شکار ہو کر ان خدمات کی اہمیت کو فراموش کر دیں۔ جو پہلی آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے سرگرم اور مخلص ممبروں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صدارت کے زمانہ میں سرانجام دیں۔ بلکہ پیش آمدہ مشکلات کو حزم و احتیاط ثابت قدمی اور استقلال کے ساتھ دور کرنے کی کوشش کریں۔ اور ان لوگوں کے مشوروں پر اعتماد رکھیں۔ جو شروع سے اپنی خیر خواہی اور ہمدردی کا ثبوت دیتے چلے آ رہے ہیں۔ اور جو آئندہ بھی ہر ممکن کوشش کرنے کے لئے تیار ہیں۔ بلکہ مصروفِ عمل ہیں:۔

غلطی کا ازالہ کرنے کی کوشش

وُہ قومیں جو عرصہ بعید تک ظلم و ستم کا تختۂ مشق بنی رہنے کے بعد اپنے حقوق کے حصول کے لئے میدانِ عمل میں قدم رکھتی ہیں۔ ان سے غلطیاں بھی سرزد ہوتی ہیں۔ ایسی غلطیاں جو ان کی مشکلات میں بہت زیادہ اضافہ کر دیتی ہیں۔ لیکن اس قسم کی غلطیاں اتنی خطرناک نہیں ہوتیں۔ جتنی خطرناک اور نقصان رساں یہ بات ہوتی ہے۔ کہ ان غلطیوں کے ازالہ کے لئے متحدہ کوشش کرنے کی بجائے انہیں باہمی اختلاف و انشقاق کا باعث بنا لیا جائے۔ پس مسلمانانِ ریاست کو نہ تو اس وجہ سے ہمت ہار دینی چاہیئے۔ کہ اب کے پہلے سے زیادہ ان پر تشدد کیا گیا۔ اور نہ کسی سابقہ غلطی کو اس قدر طول دینا چاہیئے کہ اصل مقصد و مدعا آنکھوں سے اوجھل ہو جائے۔ بلکہ حوصلہ و استقلال سے اپنی جد و جہد جاری رکھنی چاہیئے۔ اور کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ ایسے ہمدردوں اور خیر خواہوں کی راہ نمائی حاصل ہو سکے۔ جو خلوص اور نیک نیتی کے ساتھ کام کرنے کی اہلیت بھی رکھتے ہیں۔ اور جن کے متعلق انہیں پہلے تجربہ حاصل ہو چکا ہے:۔

جماعت احمدیہ قادیان کا یوم التبلیغ اور ایک آریہ اپدیشک

ایک آریہ اپدیشک دھرم دت صاحب گزشتہ یوم التبلیغ کا نظارہ قادیان میں دیکھنے کے بعد اخبار آریہ مسافر لاہور (۲۵۔ مارچ) میں لکھتے ہیں:۔

"میں ۱۸ مارچ ۱۹۳۴ء کو قادیان گیا۔ اسٹیشن سے اتر کر جب شہر پہونچا۔ تو سارا شہر سنسان تھا۔ وردیاں پہنے ہوئے مسلمان والنٹیر ہاتھوں میں لٹھ لئے گھوم رہے تھے۔ اور برقعہ والی عورتوں کے جھنڈ ادھر اُدھر پھر رہے تھے۔ میں نے ان والنٹیروں سے پوچھا آج کیا ہے؟ جواب ملا "تبلیغی ڈے" یہ سُنکر آگے بڑھا۔ آگے بھی عورتوں کے غول کے غول ادھر اُدھر جا رہے تھے۔ اتنے میں آریہ سماج کے پردھان مل گئے۔ ان سے تبلیغی ڈے کے متعلق بات چیت ہونے لگی۔ انہوں نے کہا۔ مرزائی انجمن ہر سال تبلیغی ڈے مناتی ہے۔ اب کے تو کھلے طور پر ہندوؤں میں تبلیغ کرنے کے لئے یہ دن رکھا گیا ہے۔ میں سارا دن ان کے جوش اور مستعدی کا ادھیاین سے وچار کرتا رہا۔ نانا پرکار کے خیال میرے دل میں آتے جاتے تھے۔ جیت اداس رہا۔ سائینگ کال کے سمے باہر گھومنے کے لئے جب نکلا۔ تو کیا دیکھتا ہوں۔ کہ باہر سے لوگوں کے غول اتنے خوشی میں اور امنگوں سے بھرے ہوئے۔ کہ پاؤں پر دھول پڑی ہے، چہروں پر پسینہ کے نشان ہیں۔ چاروں طرف سے آ رہے ہیں۔ پوچھا کہاں گئے تھے۔ جواب ملا۔ تبلیغ کے لئے۔ عورتیں بھی سارا دن ہندو محلوں میں پھرتی رہیں"

خدا تعالےٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ نے گزشتہ یوم التبلیغ جو غیر مسلموں میں اسلام کی تبلیغ کرنے کے لئے تھا۔ اس خوش اسلوبی اور سرگرمی سے منایا۔ کہ غیر مسلموں پر اس کا بہت اچھا اثر ہوا بیرونی جماعتوں کے متعلق جو رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ وُہ بھی نہایت خوش کُن ہیں۔ اور ان سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ جہاں جہاں احمدی احباب موجود تھے۔ انہوں نے تبلیغ اسلام کے متعلق خوب سرگرمی دکھائی:۔

کانگرس کے غنڈے

حال میں الہ آباد کے سٹی مجسٹریٹ نے ایک مقدمہ کا فیصلہ کرتے ہوئے لکھا۔ کہ

"پچھلے چند سالوں میں ہمیں ایسی مثالیں ملتی ہیں۔ جن میں کانگرس اور اس کے ہمدردوں نے سرکاری ملازمین اور مسلم مخالفین کو قتل کرنے کے لئے غنڈوں سے کام لیا"

کانگرسی حلقوں میں ان الفاظ نے بہت بے چینی پیدا کر دی ہے۔ لیکن جب گاندھی جی ایسا انسان بھی تشدد پسندوں کی کھلم کھلا حوصلہ افزائی کرنا ضروری سمجھے۔ اور ان کی حب الوطنی اور بہادری کی داد دی جائے۔ تو وُہ لوگ جو عدم تشدد کو محض مجبوری کا حیلہ قرار دیتے ہوں۔ اور تشدد کو کامیابی کا ذریعہ سمجھتے ہوں۔ ان کے متعلق یہ کہنا۔ کہ انہوں نے سرکاری ملازموں اور مسلم مخالفین کو قتل کرنے کے لئے غنڈوں سے کام لیا حقیقت کا اظہار ہے۔ اس پر چڑنے اور بُرا منانے کی بجائے یہ کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ وُہ لوگ جو تشدد اور خونریزی کو کامیابی کا ذریعہ سمجھتے۔ اور بے گناہ سرکاری ملازموں اور مسلمانوں کو غفلت کی حالت میں قتل کر دینا اپنا کارنامہ قرار دیتے ہیں۔ ان کی اصلاح ہو جائے۔ اور یہ اسی صورت میں ممکن ہے۔ کہ بجائے ...

....بجائے اس کے ان کی حوصلہ افزائی کی جائے۔ اور حکومت ان کے خلاف جو انتقامی کاروائی کرے اسے ناجائز بتایا جائے:۔

اسلام اور عیسائیت

اسلام کی سچائی ثابت ہے جیسے سورج
پر دیکھتے نہیں ہیں دشمن۔ بلا یہی ہے

حضرت مرزا غلام احمدؐ قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالےٰ کے حکم سے یہ دعویٰ فرمایا۔ کہ میں وہی مسیح موعود ہوں جس کی آمد کی خبر دیگر انبیاء بنی اسرائیل نے عموماً اور حضرت مسیح ناصری علیہ السلام نے خصوصاً دی تھی۔ آپ کا دعویٰ یہ تھا۔ کہ پہلا مسیح فوت ہو چکا ہے۔ اور آنے والا مسیح ایلیا کی طرح ایک دوسرے انسان کی شکل میں ظاہر ہو گا۔ خدا تعالےٰ نے مجھے تمام ادیان پر اسلام کی صداقت ثابت کرنے کے لئے دنیا میں بھیجا ہے۔ عیسائیت بے شک خدا کا مذہب تھا مگر مرورِ زمانہ اور گردشِ ایام کے باعث اس پاک تعلیم میں جو خدا کا مقدس نبی مسیح ناصری لایا تھا۔ طرح طرح کی تبدیلیاں ہو گئیں۔ وہ مسیح جو اپنے زمانہ میں توحید کا سب سے بڑا علمبردار تھا اس کے نام لیوا نہ صرف یہ کہ تین خداؤں کے پرستار بن گئے بلکہ خود اس فدائے توحید پیمبر کو بھی خدا کا شریک ٹھیرا لیا۔

مسیح کے نام کے ساتھ منسوب ہونے والوں میں طرح طرح کی خرابیاں عقائد میں بھی اور اعمال میں بھی واقع ہو گئیں جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مسیح ناصری علیہ السلام کی پیشگوئیوں کے عین مطابق خدا تعالیٰ نے "ابن آدم" کو ملائک صداقت کے کندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے مشرق میں قادیان کی مقدس سرزمین سے مبعوث فرمایا۔ اور جس طرح بجلی پورب سے کوندکر پچھم کو جاتی ہے" بعینہٖ اسی طرح آپ کی آمد ہوئی۔ خدا تعالیٰ نے لاکھوں نشان آپ کی صداقت کو ثابت کرنے کے لئے ظاہر فرمائے۔ ہزاروں سعید روحوں نے آپ کو شناخت کیا۔ اور یورپ امریکہ۔ فرانس اور روس۔ افریقہ وغیرہ متعدد ممالک کے ہزارہا عیسائی گورے اور کالے آپ کے ذریعہ سے حلقہ بگوشِ اسلام ہوئے۔

(۲)

یہ ثابت کرنے کے لئے کہ حقیقی اور سچا مذہب خدا کے نزدیک صرف اِسلام ہی ہے۔ اور یہ کہ موجودہ عیسائیت کسی صورت میں اس مذہب کی قائم مقام نہیں ہو سکتی۔ جو خدا کے مقدس نبی حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے مبارک و مقدس ہاتھ سے قائم ہوا تھا۔ خدا تعالیٰ نے آپ کو عیسائیت پر کھلا کھلا غلبہ عطا کیا۔ عیسائیوں نے اپنے نمائندہ ڈپٹی عبداللہ آتھم کو جون ۱۸۹۳ء میں خدا کے مسیح موعودؑ کے مقابل کھڑا کیا۔ جب اس پر دلائل بینہ اور براہینِ قاطعہ کی رو سے کامل طور پر حجت تمام ہو چکی۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالےٰ سے اطلاع پاکر اعلان فرمایا۔ کہ ڈپٹی عبداللہ آتھم نے ہمارے آقا و سردار حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو نعوذ باللہ "دجال" کہا ہے۔ اِس لئے اس بے ادبی کی پاداش میں خدا تعالیٰ نے فیصلہ فرمایا ہے کہ اگر وہ حق کیطرف رجوع نہ کرے تو پندرہ ۱۵ ماہ کے عرصہ میں ہاویہ میں گرایا جائیگا اور اس سے یہ ثابت ہو گا۔ کہ خدا تعالیٰ کو اپنے پیارے رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے بے انتہا غیرت ہے۔ اور یہ کہ اس کے نزدیک سچا دین صرف اور صرف اِسلام ہی ہے۔ خدا کے پیارے مسیح موعودؑ کی یہ ہیبت ناک پیشگوئی شائع کر دی گئی اور اس میں آتھم کو ہلاکت سے بچنے کا طریق بھی بتا دیا گیا۔ کہ اگر وہ حق کیطرف رجوع کریگا تو اس سے بچ جائے گا

پیشگوئی کا شائع ہونا تھا۔ کہ ڈپٹی آتھم کے لئے جس "ہاویہ" کی پیشگوئی کی گئی تھی۔ اس کے آثار ظاہر ہونے شروع ہو گئے۔ وہ توبہ اور استغفار۔ دعا۔ اور رجوع میں لگ گیا۔ وہ اس گستاخی کے لئے جو اس نے پاکبازوں کے سردار حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان والا تبار میں کی تھی۔ روتا۔ اور خدا کے حضور گڑگڑاتا رہا۔ وہ برابر پندرہ ماہ تک انتہائی پریشانی۔ سراسیمگی اور بدحواسی کے ساتھ دربدر پھرتا رہا۔ وہ عیسائیت جس کی اشاعت اور تبلیغ اس پیشگوئی سے پیشتر اس کی غذا تھی۔ اب اس کو موت کا پیالہ نظر آتا تھا۔ وہی اسلام اور بانیٔ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام جن کی تردید کرنا اور جن کو گالیاں دینا وہ اپنی زندگی کا مقصد سمجھتا تھا۔ اب اس کی نظر میں اس قدر قابل اعتراض و تردید نظر نہ آتے تھے۔ وہی عبداللہ آتھم جس کیلئے ایک دن بھی عیسائیت کی تبلیغ اور اسلام کی تردید کے بغیر گذارنا غیر ممکن تھا۔ متواتر پندرہ ۱۵ مہینے ایک غیر منقطع سکوت اور مسلسل خاموشی کے ساتھ شہر بشہر پھرتا رہا۔ اور ایک حرف بھی اپنی زبان سے اسلام یا بانیٔ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف نہ نکالا۔

یہ معنی خیز خاموشی۔ حیرت انگیز سکوت۔ اور عبرتناک سراسیمگی اسلام اور خدا کے پیارے مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر زبردست دلیل تھی۔ اور اس طرح سے عبداللہ آتھم کا پندرہ ۱۵ ماہ کا عرصہ گذارنا سعید الفطرت انسانوں کے لئے یقیناً یقیناً خدا کے زبردست مگر پُرشفقت ہاتھ کی کرشمہ نمائی کا زبردست ثبوت تھا۔

(۳)

مگر نُور کے دشمنوں نے اس سے فائدہ نہ اُٹھایا۔ اور اپنی شرمندگی کو مٹانے کے لئے یہ مشہور کرنا شروع کر دیا۔ کہ عبداللہ آتھم نے درحقیقت "رجوع" نہیں کیا تھا اور یہ کہ خدا کے مسیح موعودؑ کی پیشگوئی نعوذ باللہ جھوٹی نکلی۔ خدا کا مسیح موعودؑ ایک دفعہ پھر خدا کی طرف سے حجت باہرہ اور دلائل بینہ لے کر میدان میں نکلا۔ اور عبداللہ آتھم ہی کے ذریعہ ایک دوسرے نشان سے صاف اور واضح طور پر اس بات پر مُہر ثبت کر دی کہ سچا اور حقیقی دین خدا کے نزدیک اِسلام ہی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پے بہ پے اشتہارات شائع فرمائے کہ اگر تم لوگ اس دعویٰ میں سچے ہو کہ عبداللہ آتھم نے رجوع نہیں کیا تو تم اسے کہو کہ وہ حلف اُٹھا کر کہدے کہ میں نے حق کی طرف رجوع نہیں کیا۔ اگر اس حلف کے بعد وہ ایک سال تک زندہ رہجائے تو میں جھوٹا ہوں۔ آپ نے اسی پر اکتفا نہ کیا۔ بلکہ چار ہزار روپے کا انعامی اشتہار شائع کیا۔ اور یہ بھی لکھ دیا کہ عبداللہ آتھم ہرگز قسم نہیں کھائے گا۔ کیونکہ اس سے زیادہ اس بات کو اور کوئی نہیں جانتا کہ اس نے فی الحقیقت حق کی طرف رجوع کیا۔ لیکن اب اگر آتھم عیسائیوں کے اس قول کی تردید نہ کرے اور نہ قسم کھائے تو بھی وہ عذاب سے بچ نہ سکے گا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔

"اس ہماری تحریر سے کوئی یہ خیال نہ کرے کہ جو ہونا تھا وہ سب ہو چکا اور آگے کچھ نہیں"۔ (انوار الاسلام صفحہ ۱۵)
بلکہ "اب اگر آتھم صاحب قسم کھا لیں۔ تو وعدہ ایک سال قطعی اور یقینی ہے جس کے ساتھ کوئی بھی شرط نہیں۔ اور

تقدیر مبرم ہے۔ اور اگر قسم نہ کھائیں تو پھر بھی خدا تعالیٰ ایسے مجرم کو بے سزا نہیں چھوڑے گا۔ جس نے حق کا اخفاء کر کے دنیا کو دھوکا دینا چاہا۔ وہ دن نزدیک ہیں۔ دور نہیں۔

(اشتہار انعامی چار ہزار روپیہ ص۱۱)

چنانچہ ایسا ہی ہوا "وہ دن" جو عبد اللہ آتھم کی سزا دہی کے لئے مقرر کیا گیا تھا۔ بہت نزدیک تھا۔ حضرت اقدس علیہ السلام کے آخری اشتہار پر ابھی سات مہینے بھی نہیں گزرے تھے کہ آتھم صاحب ۲۷ جولائی ۱۸۹۶ء کو بمقام فیروزپور راہیئے ملکِ عدم ہوئے۔

خداوند کریم نے آتھم کے ذریعہ سے اسلام اور ہمارے سید و مولیٰ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت پر زندگی اور موت کے دو نشان ظاہر فرمائے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف رجوع کرنے سے آتھم نے پندرہ مہینے کے عرصہ میں "زندگی" پائی۔ اور اس کے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت کے نشان کو چھپانے کے نتیجہ میں اسے "موت" حاصل ہوئی۔ اس نشان میں اس بات کی طرف لطیف اشارہ ہے کہ صرف ہمارے سید و مولیٰ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت ہی حقیقی زندگی بخشتی ہے۔ اور آپ کی مخالفت ایک موت کا پیالہ ہے۔ جس کا پینے والا روحانی موت سے بچ نہیں سکتا۔

(۴)

ڈپٹی عبد اللہ آتھم کی موت اسلام اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر زبردست گواہ تھی۔ مگر ابھی اسلام اور عیسائیت کے درمیان ایک آخری فیصلہ ہونا مقدر تھا۔ امریکہ کے ایک دولتمند اور متمول شخص "جان الیگزنڈر ڈوئی" نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ وہ ایک کروڑ پتی آدمی تھا۔ اور دنیوی حیثیت سے ایسا تھا کہ عظیم الشان نوابوں اور شہزادوں کی طرح مانا جاتا تھا۔ اس شخص کا دعویٰ تھا۔

"میرا کام یہ ہے کہ میں مشرق و مغرب اور شمال و جنوب سے لوگوں کو جمع کروں اور مسیحیوں کو اس شہر اور دوسرے شہروں میں آباد کروں۔ یہاں تک کہ وہ دن جلد آ جائے کہ مذہب محمدی دنیا سے مٹ جائے۔ اے خدا ہمیں وہ وقت دکھا۔"

(لیوز آف ہیلنگ ۱۹ دسمبر ۱۹۰۳ء)

"اگر میں سچا نبی نہیں ہوں تو پھر روئے زمین پر کوئی ایسا شخص نہیں ہے جو خدا کا نبی ہو" (پرچہ مذکور ۱۲ دسمبر ۱۹۰۳ء)

جب اس شخص کا دعویٰ شائع ہوا تو خدا کے مسیح موعودؑ نے قادیان کی مقدس سرزمین سے اس کو مقابلہ کے لئے للکارا اور کہا کہ آؤ ہم دونوں خدا سے سچا فیصلہ حاصل کریں۔ اگر عیسائیت سچی ہے تو خدا مجھ کو موت دے۔ اگر اسلام سچا ہے تو خدا تیری موت سے اس کی صداقت پر مہر کر دے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ چیلنج امریکہ کے متعدد مشہور اخبارات۔ مثلاً شکاگو انٹر پریٹر ۲۸ جون ۱۹۰۳ء ٹیلیگراف پانچ جولائی ۱۹۰۳ء لٹریری ڈائی جسٹ ۲۰ جون ۱۹۰۳ء۔ نیو یارک میل اینڈ ایکسپریس ۲۸ جون ۱۹۰۳ء وغیرہ میں شائع ہوا۔ اس کے جواب میں ڈوئی نے لکھا

"ہندوستان میں ایک بے وقوف محمدی مسیح ہے جو مجھے بار بار لکھتا ہے کہ مسیح یسوع کی قبر کشمیر میں ہے اور لوگ کہتے ہیں۔ کہ تو اس کا جواب کیوں نہیں دیتا۔ اور کہ تو کیوں اس شخص کا جواب نہیں دیتا۔ مگر کیا تم خیال کرتے ہو کہ میں ان مچھروں اور مکھیوں کو جواب دوں گا۔ اگر میں ان پر پاؤں رکھوں۔ تو ان کو کچل ڈالوں گا۔ لہذا میں انہیں موقعہ دیتا ہوں۔ کہ وہ اڑ جائیں۔ اور زندہ رہیں"

(لیوز آف ہیلنگ مجریہ ۲۶ دسمبر ۱۹۰۳ء)

جب وہ کسی طرح بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقابلہ پر آمادہ نہ ہوا۔ تو آپ نے تحریر فرمایا۔

"ڈاکٹر ڈوئی اپنے دعوے رسول ہونے اور تثلیث کے عقیدہ میں جھوٹا ہے۔ اگر وہ مجھ سے مباہلہ کرے۔ تو میری زندگی میں ہی بہت کچھ حسرت اور دکھ کے ساتھ مرے گا۔ اور اگر مباہلہ نہ بھی کرے۔ تب بھی خدا کے عذاب سے بچ نہیں سکتا"

"میں عمر میں ستر برس کے قریب ہوں۔ اور ڈوئی جیسا کہ وہ بیان کرتا ہے۔ پچاس برس کا (نسبتاً) جوان ہے۔ لیکن میں نے اپنی بڑی عمر کی کچھ پرواہ نہ کی۔ کیونکہ اس مباہلہ کا فیصلہ عمروں کی حکومت سے نہیں ہوگا۔ بلکہ خدا جو احکم الحاکمین ہے۔ وہ اس کا فیصلہ کریگا اگر ڈوئی مقابلہ سے بھاگ گیا۔۔۔۔۔ تب بھی یقیناً سمجھو کہ اس کے صیحون پر جلد تر ایک آفت آنے والی ہے۔ اب میں اس مضمون کو اس دعا پر ختم کرتا ہوں۔ کہ اے قادر اور کامل خدا جو ہمیشہ نبیوں پر ظاہر ہوتا رہا ہے۔ اور ظاہر ہوتا رہے گا۔ یہ فیصلہ جلد کر اور ڈوئی کا جھوٹ لوگوں پر ظاہر کر دے۔ اور میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ جو کچھ اپنی وحی سے تو نے مجھے وعدہ دیا ہے۔ وہ وعدہ ضرور پورا ہوگا۔ اور اے قادر خدا میری دعا سن لے۔ تمام طاقتیں تجھی کو ہیں" (اشتہار ۲۳ اگست ۱۹۰۳ء بزبان انگریزی)

یہی الفاظ امریکہ کے اخبار "نیو یارک کمرشل" ایڈورڈ ڈرائیزر ۲۶ اکتوبر ۱۹۰۳ء میں بھی شائع ہوئے۔

یہ وہ دعوت مقابلہ تھی۔ جو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاص خادم مسیح موعود علیہ السلام نے امریکہ کے جھوٹے نبی الیگزنڈر ڈوئی کو دی۔ اس کے بعد خدا کے پیارے مسیح موعود علیہ السلام نے ۲۰ فروری ۱۹۰۷ء کو شائع فرمایا

خدا فرماتا ہے میں ایک تازہ نشان ظاہر کروں گا۔ جس میں فتح عظیم ہوگی۔ وہ تمام دنیا کے لئے ایک نشان ہوگا۔ (یعنے ظہور اس کا صرف ہندوستان تک محدود نہیں ہوگا) اور خدا کے ہاتھوں سے ظاہر ہوگا۔ چاہیئے کہ ہر ایک آنکھ اس کی منتظر رہے کیونکہ خدا اس کو عنقریب ظاہر کرے گا۔ تا وہ یہ گواہی دے۔ کہ یہ عاجز جس کو تمام قومیں گالیاں دے رہی ہیں۔ اس کی طرف سے ہے۔ مبارک وہ جو اس سے فائدہ اٹھاتے۔ (المشتہر میرزا غلام احمد مسیح موعود ۲۰ فروری ۱۹۰۷ء) اس اشتہار کو شائع ہوئے ابھی پندرہ دن ہی گذرے تھے۔ کہ ۹ مارچ ۱۹۰۷ء کو ڈوئی ہلاک ہو گیا۔ اور اس کی ہلاکت نہایت عبرتناک طریقہ سے واقع ہوئی اس کی زندگی کے ہر ایک پہلو پر آفت پڑی۔ اس کا خائن ہونا ثابت ہوا۔ اور وہ شراب کو اپنی تعلیم میں حرام قرار دیتا تھا مگر اس کا شراب نوش ہونا ثابت ہو گیا۔ اور وہ اس اپنے آباد کردہ شہر صیحون سے بڑی حسرت کے ساتھ نکالا گیا۔ جس کو اس نے کئی لاکھ روپیہ خرچ کر کے آباد کیا تھا۔ نیز سات کروڑ نقد روپیہ سے جو اس کے قبضہ میں تھا۔ اس کو جواب دیا گیا۔ اور اس کی بیوی اور اس کا بیٹا اس کے دشمن ہو گئے۔ اور اس کے باپ نے اشتہار دیا۔ کہ وہ ولد الزنا ہے۔ اس کا یہ دعوےٰ کہ میں بیماروں کو معجزہ سے اچھا کرتا ہوں۔ یہ تمام لاف وگزاف ثابت ہوا۔ اور ہر ایک ذلت اس کو نصیب ہوئی۔ آخر کار اس پر فالج گرا۔ اور ایک تختہ کی طرح اس کو اٹھا کر لے جاتے رہے۔ پھر بہت غموں کے باعث وہ پاگل ہو گیا۔ آخر کار مارچ ۱۹۰۷ء کے ابتدا میں بڑی حسرت و درد اور دکھ کے ساتھ مر گیا۔

عبد اللہ آتھم اور ڈوئی امریکن کی موت کو پیش کر کے ہم تمام اہل انصاف سے عموماً اور اپنے عیسائی بھائیوں سے خصوصاً یہ اپیل کرتے ہیں۔ کہ وہ خدا لگا غور کریں۔ کہ کیا یہ واقعات روز روشن کی طرح اس حقیقت کو واضح نہیں کر رہے۔ کہ خدا کا مذہب صرف اسلام ہی ہے۔ اور آج دنیا کی نجات اس تعلیم میں نہیں۔ جو غلط طور پر مسیح ناصری کی طرف منسوب کی جا رہی ہے۔ اور جو درحقیقت اس کی تعلیم نہیں۔ بلکہ آج خدا کی طرف سے انسانی گلے کیلئے جو گڈریا مقرر کیا گیا ہے۔ وہ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خاص خادم وہی مسیح قادیانی ہے۔ جس کی دعا سے آتھم اور ڈوئی اسلام کی صداقت پر اپنے خون کی سرخی کے ساتھ مہر تصدیق ثبت کر گئے۔

مبارک وہ جو حق کو قبول کرتے ہیں۔ کہ وہی ہمیشہ کی زندگی کے وارث ہوں گے

خاکسار

ملک عبد الرحمٰن خادم بی۔ اے گجراتی

مختلف مقامات پر یوم التبلیغ کس طرح منایا گیا

مونگھیر

جملہ احباب نے تبلیغ میں حصہ لیا۔ خدا کے فضل سے بہت اچھا اثر ہوا۔ بعض لوگوں نے اسلامی لٹریچر اور قرآن مجید پڑھنے کا وعدہ کیا۔

استرزئی پایاں

یہاں صرف آٹھ دس گھر ہنود کے ہیں جن کو پیغام حق پہنچایا گیا۔ جسے انہوں نے متانت سے سنا۔ شیعوں نے خواہ مخواہ سوالات کرنے شروع کر دیئے۔ جن کا مسکت جواب دیا گیا۔ وہ لاجواب ہو کر رہ گئے۔ غرض خدا کے فضل سے خوب تبلیغ ہوئی۔

کوٹلی

۴ مارچ کو نہایت شاندار طریقہ سے تبلیغ کی گئی۔ تبلیغ کے حلقہ میں سب جج وکلاء۔ ملٹری آفیسر۔ افسران جنگلات شامل تھے۔ سب کے سب نے نہایت خندہ پیشانی سے باتیں سنیں۔ اور لٹریچر قبول کیا۔ اور پڑھا۔ علاوہ افسران مقامی کے قصبہ کوٹلی کے باشندگان نے کہا۔ کہ اس طرح سے ایک دوسرے کی تعلیم سے واقفیت حاصل کرنا اچھا طریقہ ہے۔

جڑانوالہ

۴ مارچ کے دن ۱۵۰ ٹریکٹ گورمکھی اور ۱۰۰ اردو کے ہندو سکھوں میں تقسیم کئے گئے۔ اور دو الفضل کے خاص نمبر دو گیانیوں کو دیئے گئے۔ سکھوں نے تسلیم کیا۔ کہ باوا صاحب اسلامی اصول کے مداح تھے۔ اور اسلام اور سکھ دھرم کے اصول برابر ہیں۔ ایک گیانی صاحب نے فرمایا۔ کہ احمدی لوگوں کو گورمکھی ضرور سیکھ لینی چاہیئے

صوبہ ڈیرہ (سندھ)

پانچ احباب نے تبلیغ میں حصہ لیا۔ تین دیہات میں ۳۵ اصحاب کو تبلیغ کی۔ سکھ احباب کو جمع کر کے باوا نانک صاحب کے اسلام کا ثبوت دیا گیا۔ جو اعتراض انہوں نے کئے ان کے جوابات دیئے گئے۔ حاضرین پر بہت اچھا اثر ہوا۔ ٹریکٹ چولہ صاحب وغیرہ تقسیم کئے گئے۔

ملتان شہر

شہر اور چھاؤنی کے مختلف حلقوں کے واسطے گروپ بنائے گئے۔ صبح کی نماز کے بعد دعا کے ساتھ احباب روانہ ہو گئے۔ ٹریکٹ کثیر تعداد میں تقسیم کئے گئے۔ قریباً ایک ہزار آدمی کو تبلیغ کی گئی۔ اللہ تعالیٰ نیک نتائج پیدا کرے ؛

شاہدرہ

۲۰ احمدی احباب نے تبلیغ میں حصہ لیا۔ ایک صد تبلیغی ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ چھ دیہات میں ایک سو سے زائد غیر مسلموں کو تبلیغ کی گئی۔ احمدی مستورات نے عورتوں میں تبلیغ کی۔ خدا کے فضل سے بہت اچھا اثر ہوا ہے۔ اور آئندہ تبلیغ کا راستہ کھل گیا ہے۔

موسےبنی

مسجد احمدیہ کے صحن میں ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ غیر مسلم اصحاب کو دعوت دے کر اسلام کی فضیلت کے متعلق تقریر کی گئی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بطور دلیل پیش کیا گیا۔ سامعین پر بہت اچھا اثر ہوا۔

کرٹیال ضلع امرتسر

کرٹیال کے علاوہ پانچ اور دیہات میں تبلیغ کی گئی۔ شام کو نانوالہ میں منادی کرا کر جلسہ کیا گیا۔ جس میں اسلام کی بنیادی خوبیاں بیان کر کے آخری زمانہ کے موعود کی پیشگوئیاں جملہ مذاہب کی طرف سے بیان کی گئیں۔ اور بابا نانک صاحب کا اسلام ثابت کیا گیا۔ سکھ صاحبان نے حوالوں کو کتابوں سے نکال کر دیکھ لیا۔ سوال و جواب بھی ہوئے بفضل خدا اچھا اثر ہوا۔

سرگودھا

۹ دوستوں نے تبلیغ میں حصہ لیا۔ چند کتابیں غیر مسلموں نے قیمتاً بھی خریدیں۔ اور کچھ مفت تقسیم کی گئیں۔ چند کتب برائے مطالعہ دی گئیں۔ سارا دن تبلیغ میں گذرا۔

ڈیرہ بابانانک

یہاں چولہ صاحب کا میلا۔ اور مویشیوں کی منڈی تھی۔ اور دور دور سے لوگ آئے ہوئے تھے۔ ان کو تبلیغ کی گئی۔ ٹریکٹ اور اشتہارات تقسیم کئے گئے۔ بعض جگہ انفرادی طور پر اور بعض جگہ مجموعی طور پر تبلیغ کی گئی ؛

صدر بازار لاہور

غیر مسلموں کو چائے کی دعوت دے کر تبلیغ کے لئے موقعہ پیدا کیا گیا۔ بعض کے گھروں پر جا کر تبلیغ کی۔ اور ٹریکٹ تقسیم کئے۔ سب محبت سے پیش آئے۔ اور توجہ سے سنتے رہے

سنور

ایک صد آدمیوں کو تبلیغ کی گئی۔ ۵۰ ٹریکٹ تقسیم کئے گئے

اوورین

اوورین۔ آرہ پٹنہ میں ہندوؤں۔ عیسائیوں کو انفرادی تبلیغ کے علاوہ جلسہ کر کے تقریر کی گئی۔ نیز ٹریکٹ تقسیم کئے گئے ؛

کاگارول ضلع آگرہ

پانچ دیہات میں تبلیغ کی گئی بفضل خدا اچھا اثر ہوا۔ دو جلسوں میں تقریریں ہوئیں۔ ایک برات میں تبلیغ کی ؛

ٹہی تحصیل تلہ گنگ

گیارہ انصار اللہ نے دو دیہات میں تبلیغ کی۔ ہندو عہدہ داران و بعض عیسائیوں سے بھی گفتگو ہوئی۔ عیسائیوں آریوں سے الوہیت مسیح و تناسخ پر بحث بھی ہوئی۔

جموں

ہندوؤں کے محلوں۔ لاریوں کے اڈوں پر جا کر تبلیغ کی۔ ایک سو بیس ٹریکٹ تقسیم کئے

کمال ڈیرہ۔ سندھ

پانچ دیہات میں ہندو قوم میں تبلیغ کی گئی۔ نیز ٹریکٹ تقسیم کئے گئے ؛

جاوا

سارا دن عیسائیوں میں تبلیغ کی گئی۔

پونچھ

تمام شہر میں ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ حزب الاحناف کے تین مولوی تبلیغ میں رکاوٹ ڈالنے کے لئے آئے ہوئے تھے لیکن باوجود سعی بسیار وال گلتی نہ دیکھ کر چلتے بنے۔ اور ہمیں خدا کے فضل سے خوب کامیابی ہوئی

پائل

چار دیہات میں تبلیغ کی گئی۔ غیر مسلموں نے بہت شوق ظاہر کیا اور توجہ سے سنا

صریح

۹ دیہات میں تبلیغ کی گئی۔ اور ٹریکٹ تقسیم کئے گئے

مکتسر

گورمکھی کے ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ لوگ جوق در جوق آ کر پیغام حق سنتے رہے

سری نگر

مختلف وفود کے ذریعہ تمام شہر میں تبلیغ کی گئی۔ صدہا ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ تبلیغ نہایت پرامن ہوئی

لکھنؤ

ہندوؤں اور عیسائیوں میں خوب تبلیغ کی گئی۔ پادری عبد الحق سے صداقت مسیح موعود علیہ السلام پر دیر تک گفتگو ہوتی رہی۔ ٹریکٹ بھی تقسیم کئے گئے ؛

سڑوعہ

دس حلقوں میں انصار اللہ کو تقسیم کر کے ارد گرد کے دیہات میں تبلیغ کی گئی۔ سوا دو صد ٹریکٹ تقسیم کئے گئے علاوہ ہنود کے اچھوت عورتوں کو ان کے گھروں میں تبلیغ کی گئی ؛

شیروانی کوٹ

ہندو مرد و عورتوں میں تبلیغ کی گئی۔ ٹریکٹ و کتب تقسیم کئے گئے۔

جماعت احمدیہ کے خلاف احراریوں کی فتنہ انگیزیاں

قادیان میں مولوی حبیب الرحمٰن صاحب کی اشتعال انگیز تقریر

۲۳ مارچ کو مولوی حبیب الرحمٰن صاحب صدر احرار کمیٹی امرتسر اور بٹالہ کے کچھ لوگوں کے ساتھ ۱۲ بجے دوپہر کی گاڑی سے قادیان آگئے۔ اور سکھوں کے ایک احاطہ میں جہاں ان لوگوں نے جو احراریوں نے قادیان میں رکھے ہوئے ہیں۔ جلسہ گاہ تیار کی ہوئی تھی۔ داخل ہو گئے۔ وہاں انہیں ایڈریس دیا گیا جس میں جماعت احمدیہ کے خلاف غلط بیانیاں کی گئیں۔ اس کا جواب دیتے ہوئے مولوی حبیب الرحمٰن صاحب نے نہایت اشتعال انگیز تقریر کی۔ اور جماعت احمدیہ کے علاوہ حکومت کے خلاف بھی لوگوں کو مشتعل کیا۔ ذیل میں ان کی تقریر کے چند اقتباسات پیش کر کے حکومت کے ذمہ دار افسروں کی توجہ ان کی طرف مبذول کراتے ہیں۔ وہ دیکھیں کہ احراری جماعت احمدیہ کو مشتعل کرنے کے لئے کیا کچھ کر رہے ہیں۔

چنانچہ انہوں نے کہا۔ میں نے جب سپاسنامہ سنا۔ تو میں نے سمجھا۔ کہ یہ سرکار پرست لوگوں کی طرف سے دیا جا رہا ہے۔ کیونکہ اس میں یہ کہہ کر کہ ہمیں مٹانے کی کوشش کی جا رہی ہے اور ہمیں مارا پیٹا جاتا ہے۔ پولیس کو ان باتوں کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ مجلس احرار نام ہی ایسی قوم کا ہے۔ جو نہ میدان سے ہٹے اور نہ ڈٹے۔ میں حکومت کو قادیان والوں کو اور سمال ٹاؤن کمیٹی قادیان کو سنا دینا چاہتا ہوں۔ کہ جو گولیاں غریب اور مظلوم انسانوں کو فنا کرنے کے لئے چلائی جاتی ہیں۔ وہ حکومت کے سینوں پر چلائی جائیں گی۔ اور وہ دن آ رہے ہیں کہ ہم دیکھیں گے جب کہ قادیانیوں اور حکومت کی آپس میں جنگ ہوگی اور دونو آپس میں لڑ کر تباہ ہو جائیں گے۔

اس کے بعد انہوں نے احراریوں کو جماعت احمدیہ کے خلاف سخت اشتعال دلاتے ہوئے کہا۔ اے مجلس احرار تمہارا کام قادیان میں صرف یہ ہے کیونکہ تم حق کے لئے دنیا میں نکلے ہو۔ اس واسطے تبلیغ کرو۔ مرزا صاحب نے جب سب سے پہلے نبوت کا دعویٰ کیا۔ تو اسی وقت میرے خاندان میں سے میرے دادا کے چھوٹے بھائی نے یہ کہہ دیا۔ کہ یہ شخص مسلمانوں کو کفر کے گڑھے میں دھکیلنا چاہتا ہے۔ سو تمہارا یہ فرض ہے کہ تم ہر مرزائی بلکہ مرزا محمود کو بھی اور اسی طرح جتنے مرزائی قادیان میں بستے ہیں۔ ان کے گھروں اور دروازوں پر جا جا کر ان کو تبلیغ کرو۔ اور قطعاً نہ مٹو۔ خواہ وہ تم کو ماریں۔ خواہ تم مارے جاؤ اور تمہارے مکان کو آگ لگا دی جائے۔ کیا تم نہیں سمجھتے کہ مکہ میں ابوجہل نے مسلمانوں سے ایسا کیا تھا۔ لیکن ان کا کیا حال ہوا۔ وہ سب پر عیاں ہے۔ میں نے سنا ہے کہ قادیان میں چھ سو مسلمان رہتے ہیں (اس پر کسی نے کہا دو ہزار) اور پھر وہ ڈرتے ہیں۔ کیا تم سمجھتے نہیں۔ کہ یہ ہیں کیا۔ جو کہ پولیس کے پاؤں تلے زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اور جن کی نبوت زیر سایہ حکومت ہے۔ کوئی نہیں جو ہمیں ڈرا سکتا ہے کوئی نہیں جو ہمیں مٹا سکتا ہے۔ یہ لوگ تم سے نبوت پر بحث کرتے ہیں۔ تمہاری بحث ان سے تو یہ ہونی چاہیئے۔ کہ یہ مسلمان بھی ہیں یا نہیں۔ میری سمجھ میں نہیں آ سکتا۔ کہ کوئی نبی غیر اللہ کی حکومت کو برداشت کرلے۔ نبی تو آتا ہی محض اس لئے ہے کہ دنیا کی حکومتوں کو تباہ و برباد کر دے۔ رسول کریم جب مدینہ میں تشریف لائے تو وہاں کونسی پولیس تھی۔ آپ نے کسی سے وہاں آ کر درخواست کی۔ کہ ہماری مدد کرو۔ تمہیں قادیانیوں سے ڈر آتا ہے کفر کو دیکھ کر خوف زدہ ہو رہے ہو۔ کیا تمہیں یہ بات رنجیدہ کر رہی ہے کہ تمہارا مکان گرایا گیا ہے۔ اس سے پہلے بھی کئی ایسے مکان گرائے گئے ہیں۔ قادیان کے اسی ظالم طبقے کی قدرت اینٹ سے اینٹ بجا دے گی۔ تم حق بیان کرو۔ اور حق بیان کرنے سے ہرگز نہ رکو۔ خواہ تمہیں گولی ماریں اور اگر گولی دکھائیں تو سینہ کھول دو اور ان سے کہہ دو۔ کہ تم بھولے ہوئے ہو اور راہ راست سے بھٹکے ہوئے ہو۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مانو کیا وہ نبوت بھی قائم رہ سکتی ہے۔ جو لالچ اور خوف کے سہارے ہو۔ ہمیں سینکڑوں مرزائیوں نے کہا ہے کہ ہمیں کھانے کو دو ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ میرا یقین ہے۔ کہ مرزا محمود بھی اپنے عقیدے پر قائم نہیں۔ اور اس کے دل میں بھی نفاق ہے۔ اگر وہ مسلمان ہوتے تو وہ آج احراریوں کو کہتے کہ آؤ ہماری مسجد میں نماز پڑھو۔ سکھوں کی زمین میں نماز نہ پڑھو۔ لیکن جو نیکی سکھوں کی قسمت میں تھی۔ وہ میاں محمود کی قسمت میں کیوں ہوتی۔ جب یہاں مذبح گرایا گیا تو دو آدمی ہمارے دفتر میں پہنچے۔ کہ ہماری مدد کرو۔ لیکن ہم نے کہا۔ کہ ہم اصل واقعہ سب جانتے ہیں۔ اصل واقعہ یہ ہے۔ کہ شملہ سے ان کو کہا گیا تھا کہ بوچڑ خانہ بناؤ۔ اور اس طریق سے ان کی یہ مرضی تھی کہ دو میرے مسلمانوں یعنی ہمیں اور سکھوں کو لڑائیں۔ مرزا محمود کا شکریہ ادا کرو کہ مکان گرا دیا۔ اور ڈنڈے مارے تو مجلس احرار قائم ہو گئی۔ ان کو دعویٰ ہے۔ کہ قادیان کی زمین کے ہم مالک ہیں کیا ان کو معلوم نہیں۔ کہ زار روس کو بھی یہی دعویٰ تھا۔ کہ میں مالک ہوں۔ سو اس کا کیا حشر ہوا۔

کاربنکل جسم کے اندر سے نکلتا ہے سو ان کے اندر بھی کاربنکل ہے۔ خطبہ میں مرزا محمود نے کہا تھا۔ کہ ہم میں زیادہ حصہ منافقوں کا ہے۔ جو کہ ان کے اندر سے نکلے گا۔ یاد رکھو اگر ہمارے کسی آدمی کی طرف انگلی بھی اٹھائی گئی۔ تو خدا کی قسم اگر حق بلند کرنے کے لئے خون بھی بہانا پڑے تو ہم پروا نہ کریں گے قادیان کی مجلس احرار کو شعبہ تبلیغ کے ماتحت کر دیا گیا ہے سو یہ ان کے ماتحت کام کریں۔ پیچھے میں نے کہا تھا کہ مرزا محمود جب سیاست میں آئے گا مار کھائے گا۔ چنانچہ جب سیاست میں آ گئے۔ اور مجلس احرار سے مقابلہ ہوا۔ تو ایسی ٹکر کھائی۔ کہ اس کی ریڑھ کی ہڈی ٹوٹ گئی۔

اس کے بعد تمام لوگوں کی خدمت میں یہ درخواست کرتا ہوں۔ اور توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ یہاں کی مجلس احرار کی مدد کریں اور جتنا بھی کسی سے ہو سکے۔ ان کو پیسہ دو پیسہ چندہ دیں۔ پولیس مرزائیوں کے خلاف کچھ کرتی نہیں۔ اور وہ ان کے خلاف کرنے سے اس طرح ڈرتی ہے جیسا کہ وائسرائے ہند کے خلاف کوئی بات کر دی جائے۔ ہم ڈنڈے پکڑیں تو گرفتار کر لئے جاتے ہیں۔ اور یہاں ان کی ڈنڈا پولیس رہتی ہے۔ حقیقت میں بات یہ ہے کہ ہمارے پاس نہ اچھے اچھے کھانے کھلانے کو ہیں۔ اور نہ رہائش کیلئے کوٹھیاں ہیں۔ بہرحال مرزائیت عنقریب ختم ہونے والی ہے۔ یہ اس اشتعال انگیز تقریر کے بعض حصے ہیں۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کے ساتھ ہی حکومت کے خلاف بھی سخت بے ہودہ سرائی کی جا رہی ہے۔ اور اگر حکومت نے توجہ نہ کی۔ تو بہت بڑا فتنہ پیدا ہو جانا یقینی ہے۔

حصہ وصیت میں اضافہ

جناب منظور احمد صاحب کلرک میرپور سندھ نے اپنی وصیت حصہ آمد $\frac{1}{10}$ کی بجائے $\frac{1}{3}$ کر دی ہے جناب مہرالدین صاحب چونڈہ ضلع سیالکوٹ نے اپنی وصیت حصہ آمد $\frac{1}{10}$ کی بجائے $\frac{1}{8}$ کر دی ہے اور جناب غلام قادر صاحب ساکن کورٹ قیصرانی نے اپنی وصیت حصہ آمد بجائے $\frac{1}{10}$ کے $\frac{1}{4}$ کر دی ہے۔ اللہ تعالیٰ بخشش قبول فرمائے۔ [illegible] (سیکرٹری [illegible] قادیان)

گوشوارہ آمد و خرچ صیغہ جات
صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان
بابت ماہ دسمبر ۱۹۲۳ء

تفصیل آمد

نمبر شمار	نام صیغہ	رقم آمد	کیفیت
۱	بیت المال	۱۱۷۳۶-۱۴-۹	صیغہ انجمن
۲	صدقات	۱۲۰۹-۱۳-۶	″
۳	مقبرہ بہشتی	۸۵۹۷-۸-۰	″
۴	تعلیم و تربیت	۳۰۷-۷-۰	″
۵	تعلیم الاسلام ہائی سکول	۷۸۲-۹-۶	″
۶	امور عامہ	۱-۰-۰	″
۷	نور ہسپتال	۵۹۳-۹-۶	″
۸	ضیافت	۶۷۴۷-۱۳-۶	″
۹	دعوت و تبلیغ	۵۸۴-۱۵-۶	″
۱۰	تصنیف	۱۵۸۳-۹-۰	″
	میزان	۳۱۸۷۵-۲-۳	″
۱۱	بک ڈپو	۵۰۰-۰-۰	تجارتی صیغہ
۱۲	بورڈران ہائی	۴۸۷۴-۲-۰	″
۱۳	بورڈران احمدیہ	۵۹۹-۷-۰	″
۱۴	پراویڈنٹ فنڈ	۳۶۵۱-۱۲-۹	″
۱۵	جائیداد	۲۵۶-۴-۰	″
	میزان	۵۴۹۴-۹-۹	″
۱۶	واپسی قرضہ	۲۰۰۰۰-۰-۰	قرضہ
	میزان	۲۰۰۰۰-۰-۰	″
	میزان کل	۵۷۳۶۹-۱۴-۰	

تفصیل خرچ

نمبر شمار	نام صیغہ	رقم خرچ	کیفیت
۱	بیت المال	۱۲۴۴۷-۶-۶	صیغہ انجمن
۲	صدقات	۲۵۴۴-۱۰-۰	″
۳	مقبرہ بہشتی	۱۰۹۶-۰-۰	″
۴	تعلیم و تربیت	۱۲۶۸-۹-۰	″
۵	تعلیم الاسلام ہائی سکول	۴۷۱۲-۶-۰	″
۶	مدرسہ احمدیہ	۲۱۰۷-۳-۶	″
۷	گرلز سکول	۹۰۳-۰-۶	″
۸	احمدیہ ہوسٹل	۱۴۲-۰-۰	″
۹	امور عامہ	۶۲۳-۱۵-۶	″
۱۰	نور ہسپتال	۶۸۰-۲-۰	″
۱۱	ضیافت	۸۳۷۶-۱۴-۰	″
۱۲	دعوت و تبلیغ	۷۸۲۷-۱۲-۹	″
۱۳	خلافت	۷۰۰-۰-۰	″
۱۴	پرائیویٹ سکرٹری	۸۵۴-۴-۹	″
۱۵	نظارت اعلیٰ	۲۲۳۹-۲-۶	″
۱۶	محاسب	۹۳۱-۱۴-۶	″
۱۷	تالیف و تصنیف	۹۸۸-۵-۰	″
۱۸	جامعہ احمدیہ	۱۰۷۸-۸-۰	″
۱۹	امور خارجیہ	۶۵۰-۸-۰	″
	میزان	۳۸۹۷۲-۱۰-۶	″
۲۰	بک ڈپو	۱۰۵-۸-۰	صیغہ تجارتی
۲۱	ریویو انگریزی	۸۳-۱۲-۰	″
۲۲	بورڈران ہائی	۲۹۸-۱۲-۶	″
۲۳	بورڈران احمدیہ	۳۵۴-۱۱-۳	″
۲۴	پراویڈنٹ فنڈ	۳۰۰۷-۹-۳	″
	میزان	۳۸۵۰-۵-۰	″
۲۵	واپسی قرضہ	۱۵۲۱۰-۰-۰	قرضہ
	میزان	۱۵۲۱۰-۰-۰	″
	میزان کل	۵۸۰۳۲-۱۵-۶	

(محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان)

بدوملہی میں آریہ سماج کو شکست فاش

آریہ سماج بدوملہی نے جماعت احمدیہ بدوملہی کو اپنے سالانہ جلسہ کے موقعہ پر مناظرہ کا چیلنج دیا۔ جسے منظور کرتے ہوئے جماعت احمدیہ مع مبلغین کے ان کی جلسہ گاہ میں پہنچ گئی۔ آریہ سماج نے وقت مقررہ سے پیشتر ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں پر اعتراض کرنے کے لئے ایک لیکچرار ٹھاکر امر سنگھ کو کھڑا کر دیا۔ اس کے ایک گھنٹہ تقریر کر چکنے کے بعد چونی لال صاحب پریم کھڑے ہوئے۔ اور انہوں نے بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں پر اعتراض کئے۔ اور تمسخر اڑایا۔ غرض آریہ سماج کے دونوں لیکچراروں نے مسلسل دو گھنٹے تک جو کچھ کہنا تھا۔ کہا۔ لیکن اس کا جواب دینے کے لئے صرف دس منٹ دیئے گئے۔ یہ وقت چونکہ جواب کے لئے بالکل ناکافی تھا۔ اس لئے مہاشہ محمد عمر صاحب نے پبلک پر اس کا اظہار کرتے ہوئے مختصر مگر تسلی بخش جواب دیئے۔ کہ آتھم اور محمدی بیگم والی پیشگوئیاں مسلمانوں اور عیسائیوں کے مسلمہ اصول کے مطابق پوری ہو چکیں۔ اور لیکھرام والی پیشگوئی جو آریہ سماج سے تعلق رکھتی ہے۔ اس میں اس قدر وضاحت خدا نے کی۔ کہ کوئی محل شبہ باقی نہیں رہا۔

غرض مہاشہ محمد عمر صاحب نے آریہ مناظر کے ہر ایک اعتراض کا مسکت و مدلل جواب دیا۔ جس کا تمام پبلک پر اچھا اثر ہوا۔ مگر حیرت ہے۔ کہ کسی آریہ سماجی نے آریہ گزٹ میں ناحق صداقت پر پردہ ڈالنے کی کوشش کی۔ اور غلط بیانی سے کام لیتے ہوئے اپنی مکمل شکست کو فتح سے بدلنے کی کوشش کی۔ جماعت احمدیہ کی نمایاں کامیابی کا اس سے اندازہ ہو سکتا ہے۔ کہ خدا کے فضل سے ایک تعلیمیافتہ نوجوان ہندو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتا ہوا اسلام میں داخل ہوا۔

۵ تاریخ جماعت احمدیہ کا جلسہ تھا۔ اس میں آریہ سماج کو مناظرہ کے لئے چیلنج دیا گیا۔ چار بجے سے پانچ بجے تک مہاشہ صاحب کا لیکچر "دیانند کی لائف پر سرسری نظر" پر ہوا۔ جس میں آپ نے بیان کیا۔ کہ سوامی دیانند جی جب جودھپور گئے۔ تو مہاراجہ کے دربار میں ایک بازاری عورت دیکھ کر راجہ سے کہنے لگے۔ کہ ان کتیوں کے ساتھ کتے ہی پریم کرتے ہیں۔ راجہ کو چاہیئے۔ کہ وہ کتوں کی طرح اس کے پیچھے پڑے۔ آریہ سماج نے اس پر شور ڈال دیا۔ کہ یہ حوالہ نہیں پایا جاتا۔ اور آریہ سماج کے ایک ممبر سیٹھ ہاڑی رام نے کھڑے ہو کر بڑے زور سے کہا۔ کہ اگر یہ حوالہ مل جائے۔ تو میں معہ اپنے خاندان کے مسلمان ہو جاؤں گا اور اپنی جائداد جو کہ پچاس ہزار کے قریب ہے۔ اسلام کے نام پر وقف کر دوں گا۔ اگر احمدیوں میں ہمت اور جرأت ہو۔ تو یہ حوالہ نکال کر بتائیں۔ ورنہ اتنے مجمع میں اقرار کریں۔ کہ ہم نے جھوٹ بولا۔ اسی طرح آریہ سماج کے مشہور اپدیشک پنڈت بدھ دیو جی نے کہا۔ کہ اگر یہ حوالہ نکل آئے تو میں اپنے ہاتھ سے سیٹھ جی کی چوٹی کاٹ دوں گا۔ ہمارے پریذیڈنٹ مولوی غلام مصطفےٰ صاحب مولوی فاضل نے کہا۔ ابھی مہاشہ صاحب کی تقریر ختم ہونے میں پندرہ منٹ باقی ہیں۔ تقریر ختم ہونے کے بعد آپ کو جو مناظرہ کے لئے وقت دیا جائے گا۔ اس میں آپ اپنا مطالبہ پیش کریں۔ حوالہ ہم بتا دیں گے۔ لیکن پنڈت بدھ دیو جی نے کہا۔ کہ اسی پر مناظرہ کا انحصار ہے۔ اور سب آریہ سماجیوں نے بے حد شور مچانا شروع کر دیا۔ سیٹھ ہاڑی رام میز پر کھڑے ہو کر بار بار کہتے۔ کہ لوگو مجھے مسلمان کرو۔ میں مسلمان ہونے کو تیار ہوں بشرطیکہ حوالہ دکھاؤ۔ ایک یورپین پادری نے اٹھ کر کہا۔ کہ شرافت کا یہی تقاضا ہے۔ کہ مہاشہ صاحب کو لیکچر ختم کرنے دیا جائے لیکن آریوں نے اس رائے کا بھی احترام نہ کیا۔ اور اپنی شرارت میں بڑھتے گئے۔ آخر کتاب سے حوالہ نکال کر مہاشہ صاحب نے پبلک کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ کہ میں انسانیت کے نام پر ایک اپیل کرتا ہوں۔ کہ سیٹھ ہاڑی رام سے لکھوا دیں۔ کہ اگر حوالہ نکل آیا۔ تو وہ مسلمان ہو جائیں گے۔ لیکن سیٹھ صاحب نے بالکل تحریر نہ دی۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان

انسپکٹر صاحب مدارس لاہور ڈویژن نے تعلیم الاسلام ہائی سکول کا معائنہ کرنے کے لاگ بک میں جو رائے درج کی ہے۔ اس میں لکھتے ہیں۔

تعلیم

امسال ۲۸ طالب علم یونیورسٹی کے امتحان میں داخل ہوئے۔ جن میں سے ۲۵ کامیاب ہوئے۔ گویا نوے فی صدی نتیجہ نکلا۔ یہ ایک اچھا نتیجہ ہے۔ مجھے امید ہے کہ اساتذہ کوشش کریں گے کہ ہر سال ایسا ہی شاندار نتیجہ نکلا کرے۔ ورنیکلر فائنل کے امتحان میں ۸ میں سے ۷ طالب علم کامیاب ہوئے

نظام و ضبط

نظام و ضبط دونو تسلی بخش ہیں۔ مجھے یہ دیکھ کر خوشی ہوئی۔ کہ تمام سکول میں خاکی یونی فارم کر دی گئی ہے۔ سکول میگزین ہر سہ ماہی میں باقاعدہ شائع ہوتا ہے۔ ادبی۔ معاشرتی اور ڈیبیٹنگ کلبس باقاعدگی سے سکول میں کام کرتی ہیں۔ انٹر گروپ اور انٹر کلاس ٹورنامنٹ بھی کرائے جاتے ہیں۔ بورڈنگ ہوس کے طلباء کا ڈاکٹری معائنہ انجمن کے ڈاکٹر باقاعدہ کرتے ہیں۔

ورزش جسمانی

سکول کی یہ خوش قسمتی ہے کہ اس کے ساتھ نہایت وسیع اور قابل استعمال کھیل کے میدان ملحق ہیں۔ جہاں کہ نہ صرف سکول ٹائم کے بعد بلکہ باقاعدہ ہر روز سکول ٹائم کے دوران میں بھی طلباء اساتذہ کی نگرانی میں کھیلتے ہیں۔ ہر ایک کے لئے کھیلنے کا انتظام منظم صورت میں موجود ہے۔ البتہ سکول کے پاس کوئی باجہ (Band) نہیں۔ سکاؤٹس کے دو ٹروپ نہایت باقاعدگی سے کام کرتے نظر آتے ہیں۔ ہیڈ ماسٹر صاحب اس امر میں کوشاں ہیں۔ کہ تمام طلباء سکاؤٹ بن جائیں۔ لڑکے اچھی ڈرل کرتے ہیں۔

ہوسٹل

ہوسٹل کی عمارت جو نہایت وسیع ہے۔ نہایت صاف اور ستھری رکھی ہوئی ہے۔ دیگر تمام انتظامات بھی نہایت تسلی بخش پائے گئے ہیں۔

سامان

سکول کی موجودہ ضروریات کے لحاظ سے ہر قسم کا سامان کافی تعداد میں موجود ہے۔ فرنیچر اور سائنس کا سامان بھی کافی ہے۔

زچہ اور بچہ کی سود و بہبود کا کام

پنجاب میں بتدریج ترقی

محکمہ صحت عامہ پنجاب کی رپورٹ بابت ۱۹۳۲ء میں یہ امر موجب مسرت ہے۔ کہ صوبہ بھر میں زچہ اور بچہ کی سود و بہبود کے کام میں بتدریج ترقی ہوئی۔ سال مذکور کے شروع میں صوبہ میں صحت کے مراکز کی تعداد ۳۸ تھی۔ اس کے بالمقابل سال ماسبق میں ان کی تعداد ۳۵ تھی۔ سال مذکور کے دوران میں چار نئے مراکز کھولے گئے۔ اس حساب سے سال کے اختتام پر صحت کے مراکز کی مجموعی تعداد ۴۲ تھی۔ نئے مراکز میں سے دو ڈسٹرکٹ بورڈ کے زیر انتظام گوجر خاں اور روپڑ میں کھولے گئے۔ باقی ماندہ چار ریڈ کراس سوسائٹی کی طرف سے ڈنگہ۔ پانی پت۔ باغبانپورہ اور کیتھل میں قائم کئے گئے۔ اور نیز لاہور اور لائل پور کی میونسپل کمیٹیوں نے اپنے اپنے شہر میں ایک مرکز قائم کیا۔ مراکز صحت کی انسپکٹرس صاحبہ نے ان مراکز کا ۴۶ مرتبہ معائنہ کیا۔ گذشتہ سال ایسے معائنوں کی تعداد ۴۴ تھی اور معائنہ کی رپورٹوں سے اس عمدہ طریق کی وضاحت ہوتی ہے۔ جس کے مطابق مختلف مراکز میں کام کیا جا رہا ہے۔ ان مراکز میں پنجاب ہیلتھ سکول سینٹر لاہور کے طریقوں کے مطابق کام کیا جاتا ہے۔ سال مذکور کے دوران میں زچگی سے پیشتر حالت کے متعلق کام میں معتد بہ ترقی ہوئی۔ قریباً پچیس ہزار ماؤں کو خود ان کے یا ان کے بچوں کے متعلق مشورہ دیا گیا۔ قریباً تیرہ ہزار حاملہ عورتیں مشورہ کے لئے ان مراکز میں آئیں۔ اور ہیلتھ وزیٹروں نے ذاتی طور پر زچگی کے قریباً ۳۵۰۰ واقعات کے متعلق کام کیا۔ مردہ بچوں اور اسقاط حمل کی زائد از ۵۰۰ واردات ہیں ہیلتھ وزیٹروں کے نوٹس میں آئیں۔ اور ان کی بروقت طبی امداد سے اسقاط حمل کی کئی مخدوش وارداتوں کا سدباب ہو گیا۔ ہیلتھ وزیٹروں کی عام نگرانی کے تابع ان دائیوں نے جنہیں مراکز صحت میں تعلیم دی جاتی ہے۔ زچگی کے چودہ ہزار سے زیادہ واقعات کے متعلق کام کیا۔ زچہ اور بچہ کی شرح اموات ان رقبوں میں کافی کم ہو گئی۔ جہاں ہیلتھ وزیٹر کام کرتی رہیں۔

دائیوں کی ٹریننگ

دائیوں کی ٹریننگ کے اہم کام کے متعلق معتد بہ ترقی ہوئی۔ زیر تعلیم دائیوں کی تعداد ۹۳۹ سے ۱۴۰۵ ہو گئی۔ اور ۵۱۷ دائیوں نے جنہوں نے مراکز صحت میں تعلیم حاصل کی تھی۔ پنجاب سنٹرل مڈوائفز بورڈ کے سارٹیفکیٹ حاصل کئے۔ اس مفید کام کو تقویت دینے کے لئے ریڈ کراس سوسائٹی پنجاب برانچ نے دوبارہ مدد کی۔ اور دیہات کی دائیوں کی ٹریننگ کے لئے نہایت فیاضی سے گیارہ ہزار روپیہ کے خاص عطیے دئے جانے کی منظوری دی۔ پنجاب گورنمنٹ نے بھی مختلف مراکز کو امدادی عطیات کے طور پر ۱۵ ہزار روپیہ دیا۔ یہ امر موجب مسرت ہے۔ کہ نئے مراکز قائم کرنے اور پرانے مراکز میں عمدہ انتظام بحال رکھنے میں تمام میڈیکل افسران صحت نے قابل قدر امداد دی۔ صوبہ میں زچہ اور بچہ کی سود و بہبود کے کام میں موجودہ ترقی زیادہ تر ان افسران کی مساعی اور اس بروقت مالی امداد کی رہین منت ہے۔ جو ریڈ کراس سوسائٹی کی طرف سے دی گئی۔

پنجاب ہیلتھ سکول

پنجاب ہیلتھ سکول میں ہیلتھ وزیٹروں کی ٹریننگ کا مفید کام جاری رہا۔ اپریل ۱۹۳۲ء میں میعاد کے آخر میں آٹھ طالبات نے ہیلتھ وزیٹر کے ڈپلومے حاصل کئے۔ موسم خزاں کے سشن میں جو ۸ اکتوبر سے شروع ہوا۔ ۸ طالبات داخل کی گئیں۔ ٹریننگ کی میعاد ۱۸ ماہ تک بڑھا دی گئی۔ تا کہ عملی تعلیم کافی طور پر دی جا سکے۔ یہ تعلیم جزدی طور پر سکول سے ملحقہ بچوں کی سود و بہبود کے مرکز میں دی جاتی تھی۔ اور کچھ اس تختی مرکز میں جو بمقام فتح گڑھ دیہات سے متعلقہ کام کے لئے ٹریننگ دینے کے واسطے کھولا گیا تھا۔ عملی تعلیم سے یہ مقصود ہے کہ دیہاتی اور قصباتی دونوں رقبوں میں طالبات کو کام کے متعلق یکساں طور پر سہولتیں مہیا کی جائیں۔ اس مقصد کے پیش نظر سکیم مذکور کو مزید وسعت دی گئی۔ اور فتح گڑھ کے تختی مرکز کو دیہاتی صحت کے مکمل مرکز میں تبدیل کر دیا گیا۔ جس کا صدر مقام باغبانپورہ بنایا گیا۔ اور اسے ایک سند یافتہ ہیلتھ وزیٹر کے زیر اہتمام رکھا گیا۔ اب سکول کی طالبات باری باری ایک ہفتہ کیلئے باغبانپورہ میں کام کرتی ہیں۔ اور ایک دیہاتی مرکز صحت سے متعلق کام کرنے اور اس کی تنظیم کے بارہ میں ٹریننگ حاصل کرتی ہیں۔ یہ ان ہیلتھ وزیٹروں کے لئے بے حد مفید اور ممد ثابت ہوگا۔ جو دیہاتی رقبوں میں تعینات کی گئی ہیں۔ سال مذکور کی ایک امتیازی خصوصیت پرانی طالبات کے لئے "ریفریشرز کورس" تھا۔ جو سکول مذکور کی عمارت میں جاری کیا گیا۔ اس نصاب میں ۱۹ سابقہ طالبات چھ نئی سند یافتہ اور مرزنگ کے مرکز کی ۲ ہیلتھ وزیٹر شامل ہوئیں۔ ڈاکٹر ردھ ینگ ڈائرکٹر ریڈ کراس

اراضی برائے فروخت

۱- اراضی جو کہ شائع شدہ نقشہ میں [illegible] کی ترتیب سے دی ہوئی ہے۔ محلہ دار الفضل میں برائے فروخت ہے۔ یہ رقبہ چاروں طرف سے سڑکوں سے گھرا ہوا ہے۔ جانب جنوب ۲۰ فٹ کی بڑی سڑک ہے۔ نہایت اعلیٰ موقعہ ہے۔ ایک طرف فارم ہے۔ مسجد۔ سٹیشن۔ سکول وغیرہ سے بالکل قریب ہیں۔ کل رقبہ [illegible] کنال ہے۔ قیمت فی مرلہ [illegible] روپیہ

۲- محلہ دار الانوار میں حضرت صاحب کی کوٹھی کے بالکل سامنے ۱۶ کنال میں سے صرف ۱۲ کنال اراضی برائے فروخت موجود ہے۔ یہ رقبہ دار الانوار کی سڑک جانب جنوب پر ہے۔ ایک گلی ۲۰ فٹ کی اور بھی دی جائے گی۔ دو کنال سے کم رقبہ فروخت نہیں کیا جائے گا۔ مکان دار الانوار کمیٹی کے شرائط کے مطابق بنانا ہوگا۔ قیمت فی مرلہ [illegible] روپیہ

۳- جامعہ احمدیہ کے جانب غرب دو سو قدم کے فاصلہ پر دو ٹکڑے برائے فروخت ہیں۔ ایک ٹکڑہ ۹ کنال کا ہے۔ دوسرا ۱۷ مرلہ کا۔ ایک دوسرے سے علیحدہ ہیں۔ محلہ کے نقشہ میں آئے ہوئے ہیں۔ قیمت فی مرلہ [illegible] روپیہ

۴- محلہ دار الفضل میں فارم کے جانب شرق۔ ریلوے لائن کے ساتھ دس کنال میں سے دو کنال اراضی موجود ہے۔ دونوں ٹکڑے اکٹھے ہیں۔ ٹکڑوں کے فرنٹ پر ۳۰ فٹ کی سڑک ہوگی۔ قیمت فی مرلہ [illegible] روپیہ خط و کتابت حسب ذیل پتہ پر کریں۔

خان عبد اللہ خان آف مالیر کوٹلہ۔ محمود آباد فارم۔ میرپور۔ سندھ

اندھیرے گھر کا چراغ حب اٹھرا (رجسٹرڈ)

جن کے بچے چھوٹے ہی فوت ہو جاتے ہوں۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہوں۔ یا حمل گر جاتا ہو۔ اس مرض کو عوام اٹھرا کہتے ہیں۔ طبیب لوگ اسقاط حمل اور ڈاکٹر صاحبان مس کیرج کہتے ہیں۔ یہ نہایت ہی موذی بیماری ہے۔ اس نے ہزاروں گھر بے اولاد کر دیئے۔ جو ہمیشہ نونہال بچوں کی آرزو میں غم و مصیبت میں مبتلا رہتے ہیں۔ مولا کریم ہر ایک کو اس موذی مرض سے محفوظ رکھے۔ آمین۔ اس بیماری کا مجرب علاج نظام جان مالک دواخانہ رحمانی نے استاذی المکرم حضرت نور الدین شاہی طبیب سے سیکھا ہے اور حضور ہی کے حکم سے ۱۹۱۰ء سے پبلک میں شائع کیا۔ اور احتیاطی رنگ میں گورنمنٹ آف انڈیا سے اپنے دواخانہ کے لئے رجسٹر کرا لیا ہے۔ تاکہ پبلک کسی اور کے دھوکہ میں نہ پھنس جائے۔ حب اٹھرا مولانا استاذی المکرم نور الدین شاہی طبیب کا مجرب نسخہ ہے۔ یہ نسخہ نہ کوئی اور شخص بنا سکتا ہے اور نہ ہی فروخت کر سکتا ہے۔ ہوشیار رہیں۔ صرف دواخانہ ہذا کے لئے رجسٹرڈ ہے۔ اس کے استعمال سے بفضل خدا ہزاروں گھر صاحب اولاد ہو چکے ہیں۔ حب اٹھرا کے استعمال سے بچہ ذہین۔ خوبصورت تندرست اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہو کر ماں باپ والدین کے لئے دل کی ٹھنڈک ہوتا ہے۔ منگوا کر استعمال کر اکر قدرت خدا کا مشاہدہ کریں۔ قیمت فی تولہ ۔ مکمل خوراک ۱۱ تولہ ۔ یکدم منگوانے پر علاوہ محصول رعایت۔ منگوانے پر صرف محصول معاف۔ نوٹ:- ہمارے دواخانہ میں ہر ایک قسم کے مجرب ادویہ برائے امراض زنانہ و مردانہ بچوں اور آنکھوں کیلئے تیار رہتی ہیں۔ آرڈر دیتے وقت بیماری کا مفصل حال تحریر کیا جائے۔ المشتہر حکیم نظام جان اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

اکسیر تسہیل ولادت

بچہ کی پیدائش کو آسان کر دینے والی دنیا بھر میں ایک ہی مجرب المجرب دوا ہے۔ جس کے بر وقت استعمال سے وہ نازک اور دل ہلا دینے والی مشکل گھڑیاں بفضل خدا آسان ہو جاتی ہیں۔ بچہ نہایت آسانی سے پیدا ہوتا ہے۔ اور بعد ولادت کے درد بھی زچہ کو نہیں ہوتے۔

قیمت معہ محصول صرف ۱/-

مینیجر شفاخانہ دلپذیر سلانوالی ضلع سرگودہا

الفضل کے خریدار بڑھائے جائیں

یوم التبلیغ کے متعلق محبان الفضل کا جو فرض تھا۔ وہ میں عرض کر چکا۔ اب اس کے نتائج سننے کا امیدوار ہوں۔ مجلس مشاورت کا سالانہ اجلاس اسی مہینہ میں ہوگا۔ اور ہر مقام کی جماعتیں اپنے اپنے کاموں کا محاسبہ کر رہی ہیں۔ میری گذارش ہے۔ کہ الفضل کی توسیع اشاعت بھی ہر احمدی کے لئے ضروری ہے۔ سو اپنی اپنی جگہ دیکھ لیجئے۔ کہ دوران سال میں آپ نے اس بارے میں کیا کوشش کی۔ خریداروں کی تعداد جتنی پہلے تھی اتنی ہی ہے۔ اور اخراجات آمد سے زیادہ ہیں پس ضروری ہے۔ کہ الفضل کی توسیع اشاعت کے لئے ایک خاص کوشش کی جائے اسی سلسلے میں یہ بھی عرض کر دوں۔ کہ اردو ریویو آف ریلیجنز کی خریداری بھی ضروری چیز ہے۔ اس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد سب کو معلوم ہے۔ اس کے خریدار بہت ہی کم ہیں۔ ان سب انجمنوں کو چاہیئے۔ کہ اس رسالہ کے خریدار بننے کے لئے تمام لکھے پڑھے احمدیوں کو تحریک کریں۔ اور خواتین جماعت احمدیہ کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنے اخبار مصباح کے خریدار بڑھائیں۔ تاکہ اس کے اخراجات آمد سے پورے ہوں۔ خوب یاد رکھو۔ کہ آجکل جس جماعت کا پریس قوی ہوگا وہی ترقی پائیگی۔ (مہتمم طبع و اشاعت قادیان)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

تنجور (مدراس) سے ۲۷ مارچ کی خبر مظہر ہے۔ کہ ایک گاؤں میں پولیس نے ہندوؤں کو رتھ یاترا کی تقریب منانے کی زیر دفعہ ۱۴۴ ممانعت کر دی۔ مگر اس حکم کی خلاف ورزی کرنے کے لئے ہندوؤں کا ایک انبوہ کثیر جمع ہو گیا۔ جسے منتشر کرنے کے لئے ایک مجسٹریٹ اور پولیس آئی۔ جس پر ہندوؤں نے حملہ کر دیا۔ مجسٹریٹ اور ایک سب انسپکٹر پولیس نے بھاگ کر مندر میں پناہ لی۔ مگر ہجوم نے وہیں جا کر مجسٹریٹ کو ہلاک کر دیا۔ ایک ہیڈ کنسٹیبل بھی ہلاک کر دیا گیا۔ ۲ سب انسپکٹر ایک ہیڈ کنسٹیبل اور ۶ سپاہی شدید مجروح ہوئے ہیں۔ پولیس نے گولی چلائی۔ جس سے دو بلوائی ہلاک ہوئے۔

وائنا سے ۲۷ مارچ کی اطلاع ہے۔ کہ آسٹریا سے ڈیموکریسی کا خاتمہ کر دیا گیا ہے۔ آئندہ فیڈرل پریذیڈنٹ چار کونسلروں کی امداد کے ساتھ وزراء نامزد کیا کریگا۔ پارلیمنٹ کے انتخابات نہیں ہوا کریں گے۔ اور اسے صرف سرکاری بلوں کو منظور یا نامنظور کرنے کا اختیار ہوگا۔ پرائیویٹ ممبران کوئی بل پیش کرنے کے مجاز نہیں ہونگے۔

دارالعوام میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے ۲۶ مارچ کو وزیر ہند نے بتایا۔ کہ حکومت ہند صوبہ سرحد کو سالانہ ایک کروڑ روپیہ کی امداد دیتی ہے۔ کیونکہ اسے بہت سے ایسے فوجی اخراجات برداشت کرنے پڑتے ہیں۔ جو دوسرے صوبوں کو نہیں کرنے پڑتے۔ یہ امداد ایک غیر معین عرصہ تک دینی پڑیگی۔

حجاموں کی ایک کانفرنس کوٹ نیناں ضلع گورداسپور میں ۲۷ مارچ کو منعقد ہوئی۔ جس میں اعلان کیا گیا۔ کہ نائی دراصل برہمن ہیں۔ اور ہندوؤں کو چیلنج دیا گیا ہے۔ کہ جسے اس میں کلام ہو۔ وہ باقاعدہ شاستر ارتھ کے لئے میدان میں آئے۔ حجاموں نے اپنی انجمن کا نام "نائی برہمن سبھا" رکھا ہے۔

سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور کے آفس سپرنٹنڈنٹ مسٹر ہرنی ۲۷ مارچ کو بذریعہ کار سیالکوٹ جا رہے تھے۔ کہ گوجرانوالہ کے قریب موٹر کنٹرول سے نکل کر نہر میں جا گری۔ کار میں پانچ سواریاں تھیں۔ جن میں تین یعنی دو عورتیں اور ایک بچہ ہلاک ہو گئے۔ اور دو کو بیلداروں نے بچا لیا۔

ریاست کپورتھلہ کی طرف سے اعلان کیا گیا تھا۔ کہ ہندوؤں کے معقول مطالبات پر غور کرنے کے لئے ایک تحقیقاتی کمیٹی مقرر کر دی گئی ہے۔ جس میں ایک سکھ ایک ہندو اور ایک مسلمان ممبران ہیں۔ ہندو سبھا نے اعلان کیا ہے۔ کہ وہ اس سے مطمئن نہیں۔ اور نہ ہی اس نے کسی ایسی کمیٹی کے تقرر کا مطالبہ کیا تھا۔ وہ ایک ایسا پبلک کمیشن چاہتے ہیں۔ جو موجودہ وزیر اعظم کی زیادتیوں کی پڑتال کرے۔

اسمبلی کے اجلاس میں ۲۷ مارچ کو تحریک پیش کی گئی۔ کہ آئندہ ایک ہزار کے بجائے دو ہزار روپیہ آمدنی پر انکم ٹیکس لگایا جائے۔ مگر یہ تجویز نامنظور ہو گئی۔

پنڈت مالویہ نے عبید اللہ خاں کو رہا کرنے کے لئے وائسرائے کی خدمت میں ایک برقی درخواست ارسال کی تھی۔ جس کے جواب میں انہیں مطلع کیا گیا ہے کہ یہ مسئلہ خالصتہً صوبہ سرحد سے متعلق ہے۔ اور وائسرائے ہند اس میں مداخلت مناسب نہیں سمجھتے۔

کراچی ایکسپریس جو ۲۶ مارچ کی صبح کو لاہور سے ملتان پہونچی۔ اس کے بریک میں ایک موٹر لاری تھی۔ جس میں پٹرول موجود تھا۔ یکایک پٹرول میں آگ لگ گئی۔ لیکن ریلوے ملازمین نے بہت جلد اس پر قابو پا لیا۔

سوامی گووندانند نے جو سندھ کے ایک مشہور کانگرسی لیڈر ہیں۔ کراچی سے ۲۷ مارچ کو ایک اعلان شائع کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ گاندھی جی نے ملک پر غفلت و جمود کی نیند طاری کر دی ہے۔ اور ہمیں کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ جس قدر جلد ممکن ہو اسے دور کیا جائے۔

کانگرسی لیڈروں کی جو کانفرنس ایسٹر کی تعطیلات کے موقعہ پر بمقام دہلی منعقد ہو رہی ہے۔ پہلے فیصلہ ہوا تھا کہ گاندھی جی اس میں شریک نہ ہونگے۔ البتہ اس کے حالات سے آپ کو آگاہ رکھا جائیگا۔ لیکن پٹنہ سے ۲۷ مارچ کی خبر ہے کہ آپ اس میں شمولیت کے لئے تیار ہو گئے ہیں۔

مہاراجہ دیواس کے متعلق پانڈیچری سے ۲۶ مارچ کی خبر مظہر ہے کہ بھوک ہڑتال کی وجہ سے ان کی جان سخت خطرہ میں ہے۔ ریاست کے چند بارسوخ لوگوں کی طرف سے وائسرائے سے بذریعہ تار درخواست کی گئی ہے۔ کہ ان کی جان بچانے کا انتظام کیا جائے۔

وزیر ہند نے بمبئی سے ۲۶ مارچ کی اطلاع کے مطابق وائسرائے ہند سے دریافت کیا تھا۔ کہ نئے آئین میں محکمہ انصاف اور قیام امن کو صیغہ غیر منتقلہ قرار دے کر چرچل پارٹی کے ساتھ سمجھوتہ کر لینے کے متعلق ان کی کیا رائے ہے معلوم ہوا ہے۔ کہ وائسرائے نے اس تجویز کو بہت برا منایا ہے۔ اور لکھا ہے۔ کہ اس سے گاندھی اور کانگرس کے ہاتھ پھر مضبوط ہو جائیں گے۔

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کراچی نے ۲۷ مارچ کی اطلاع کے مطابق ایک مقامی اخبار "سندھ واسی" کے ایڈیٹر سے پانصد روپیہ کی ضمانت طلب کی ہے اور لکھا ہے۔ کہ چونکہ آپ کی دوستی ایک کانگرسی سزا یافتہ شخص سے ہے۔ اور آپ کے اخبار میں کانگرسی سرگرمیوں کے متعلق مضامین درج ہوتے ہیں۔ اس لئے یہ ضمانت داخل کرو۔

پٹنہ کی ایک ہندو عورت رانی چندراوتی نے ۲۷ مارچ کی اطلاع کے مطابق ساڑھے آٹھ لاکھ روپیہ مذہبی اور خیراتی کاموں کے لئے دیا ہے۔

سر سکندر حیات خان گورنر پنجاب ۲۶ مارچ کو شاہی مسجد لاہور میں نماز عید میں شامل ہوئے۔ اور عام مسلمانوں کے پہلو بہ پہلو کھڑے ہو کر نماز ادا کی۔ نماز کے بعد آلہ جہیر الصوت پر مسلمانوں کو عید مبارک کہی۔ اور دعا کی کہ یہ سال ان کے لئے کامیابیوں اور مسرتوں کا سال ہو۔ عہد انگریزی میں یہ پہلا موقعہ ہے۔ کہ ایک صوبہ کے گورنر نے مسجد میں نماز ادا کی لوگوں نے آپ کی روانگی کے وقت فرط عقیدت سے معانقے کئے اور نعرہ ہائے مسرت بلند کئے۔

پنجاب ٹریڈرز کانفرنس کے اجلاس میں ۲۸ مارچ منعقدہ خانیوال میں زمینداران پنجاب کے قرضہ بل کے خلاف بہت شور مچایا گیا۔ اور وائسرائے اور گورنر پنجاب سے اپنے اختیارات خصوصی کو استعمال میں لا کر اس مسودہ قانون کو منسوخ کر دینے کا مطالبہ کیا گیا۔ اور کہا گیا۔ کہ وہ ہندو قوم جو گاندھی تلک۔ گوکھلے پیدا کر سکتی ہے۔ وہ اس قانون کو بھی مٹا سکتی ہے اگر یہ قانون پاس ہو گیا۔ تو ساہوکار زمینداروں سے اجناس نہیں لیں گے۔ بلکہ غیر ملک سے خریدیں گے۔ تاکہ زمینداروں کو سبق حاصل ہو۔

سری نگر کی ۲۵ مارچ کی اطلاع ہے۔ کہ ایجی ٹیشن ختم ہو گیا ہے۔ اب کوئی جلسہ وغیرہ نہیں ہوتا۔ نہ ہی جلوس نکالے جاتے ہیں۔ کرفیو آرڈر واپس لے لیا گیا ہے۔

جاپان کے ایک شہر ہاکوڈیٹ میں حال میں جو آتشزدگی ہوئی۔ اس کے متعلق ۲۸ مارچ کی خبر ہے۔ جو لوگ اس سے ہلاک ہوئے آخری اندازہ کے مطابق ان کی تعداد دو ہزار سے بھی زیادہ ہوگی۔ مالی نقصان کا اندازہ ۱۵۰ ملین بیان کیا جاتا ہے۔

بقر عید کے موقعہ پر اجودھیا میں ہندوؤں کی طرف سے مسلمانوں پر خطرناک حملہ کی خبر موصول ہوئی ہے معلوم ہوا ہے کہ ہندوؤں نے حملہ کر کے آٹھ مسلمان ہلاک کر دیئے۔ اور اجودھیا کی مسجد کو آگ لگا دی۔ بہت سے مکانات مسمار کر دیئے۔ حالات بہت نازک ہیں۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی